لجنة توزيع المطبوعات الدينية على الحجاج والمعتمرين

رہنمائے حج اور عمرہ

اعداد

طلال بن احمد العقیل

مقدمہ محترم شیخ

وزیر برائے اسلامی امور، اوردعوۃ وارشاد

رہنمائے حج اور عمرہ

اعداد طلال بن احمد العقیل

ترجمہ یاسر عبدالقادر الجابری - ابوانس حافظ عبدالحفیظ مدنی

مقدمہ محترم شیخ

وزیر برائے اسلامی امور، اور دعوۃ وارشاد

شرعی مراجع

- کتاب التحقیق والایضاح
- کتاب مناسک الحج والعمرة
- کتاب احکام تختص بالمؤمنات
- کتاب حصن المسلم

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ
سماحۃ الشیخ محمد بن صالح بن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ
ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان وفقہ اللہ
فضیلۃ الشیخ سعید بن وھف القحطانی وفقہ اللہ

ح طلال بن أحمد العقيل ، ١٤٢٣هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

العقيل ، طلال بن أحمد
دليل الحاج والمعتمر - جدة ،
٨٠ صفحة ، ١٢×١٧سم
ردمك : ٩-٩٦٤-٤١-٩٩٦٠
١ - الحج - مناسك ٢ - العمرة أ - العنوان
ديوي ٢٥٢,٥ ٢٣/٣٩١٧

رقم الإيداع : ٢٣/٣٩١٧
ردمك : ٩-٩٦٤-٤١-٩٩٦٠

هاتف ٦٣٩١٨٠٠ فاكس ٦٩٨٦٣٥٥ جوال ٠٥٠٥٦٤٨٦٥٩
ص . ب ١٨٤٥٥ جدة ٢١٤١٥
المملكة العربية السعودية

میں اللہ بزرگ و برتر سے توفیق اور درستگی کا طالب ہوں...

طلال بن احمد العقیل

مملکت سعودی عرب پوسٹ بکس: ۱۸۴۵۵۔ جدہ: ۲۱۴۱۵۔ فاکس: ۶۹۸۶۳۵۵۔

الحج أشهر معلومات فمن فرض فيهن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحج وما تفعلوا من خير يعلمه الله وتزودوا فإن خير الزاد التقوى واتقون يا أولي الألباب ﴿۱۹۷﴾ ليس عليكم جناح أن تبتغوا فضلا من ربكم فإذا أفضتم من عرفات فاذكروا الله عند المشعر الحرام واذكروه كما هداكم وإن كنتم من قبله لمن الضالين ﴿۱۹۸﴾ ثم أفيضوا من حيث أفاض الناس واستغفروا الله إن الله غفور رحيم ﴿۱۹۹﴾ فإذا قضيتم مناسككم فاذكروا الله كذكركم آباءكم أو أشد ذكرا فمن الناس من يقول ربنا آتنا في الدنيا وما له في الآخرة من خلاق ﴿۲۰۰﴾ ومنهم من يقول ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ﴿۲۰۱﴾ أولئك لهم نصيب مما كسبوا والله سريع الحساب ﴿۲۰۲﴾

ترجمہ: ''حج کے مہینے مقرر ہیں اس لئے جو شخص ان میں حج لازم کرلے وہ اپنی بیوی سے میل ملاپ کرنے، گناہ کرنے اور لڑائی جھگڑا کرنے سے بچتا رہے، تم جو نیکی کرو گے اس سے اللہ تعالیٰ باخبر ہے اور اپنے ساتھ سفر خرچ لے لیا کرو، سب سے بہتر توشہ اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے اور اے عقلمندو! مجھ سے ڈرتے رہا کرو۔

تم پر اپنے رب کا فضل تلاش کرنے میں کوئی گناہ نہیں جب تم عرفات سے لوٹو تو مشعر حرام کے پاس ذکر الٰہی کرو اور اس کا ذکر کرو جیسے کہ اس نے تمہیں ہدایت دی، حالانکہ تم اس سے پہلے راہ بھولے ہوئے تھے۔
پھر تم اس جگہ سے لوٹو جس جگہ سے سب لوگ لوٹتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے طلب بخشش کرتے رہو یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ پھر جب تم ارکان حج ادا کر چکو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو جس طرح تم اپنے باپ داداوں کا ذکر کیا کرتے تھے، بلکہ اس سے بھی زیادہ، بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں دے۔ ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات دے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے ان کے اعمال کا حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی یاد ان گنتی کے چند دنوں (ایام تشریق) میں کرو، دو دن کی جلدی کرنے والے پر بھی کوئی گناہ نہیں، اور جو پیچھے رہ جائے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، یہ پرہیزگار کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تم سب اسی کی طرف جمع کئے جاؤ گے''۔ (بقرہ: ۱۹۷-۲۰۳)۔

پیش لفظ

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے صاحب استطاعت افراد پر بیت اللہ کا حج فرض کیا، اور حج مبرور کو گناہوں کا کفارہ بنایا۔ اور درود وسلام نازل ہو نبی مصطفیٰ ﷺ پر سب سے بہتر جنہوں نے طواف اور سعی کیا۔ اور سب سے معزز جنہوں نے تلبیہ پکارا۔ اور درود وسلام نازل ہو آپ کے آل واصحاب پر اور ان لوگوں پر جنہوں نے دین اسلام کی پیروی کی۔

میں حجاج کرام حضرات کو اس بلد امین کی وسیع سرزمین (سعودی عرب) پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کے حج وعمرہ کے مناسک کو اپنی مرضی کے مطابق آسان کردے۔ اور اپنی رضا کیلئے خالص بنادے۔ اور سنت نبویہ ﷺ کے مطابق ہو۔ اور اسکو قبول فرمائے۔ اور آپ حضرات کی نیکیوں کو میزان ڈال دے۔ بیت اللہ شریف کا قصد کرنے والے حضرات: ہر مسافر کیلئے قائد ہوتا ہے۔ اور ہر قافلہ سفر کیلئے ایک رہنما ہوتا ہے۔ حجاج کرام کے قافلہ سفر کے قائد رسول اللہ ﷺ اور اسکے لئے رہنما آپ ﷺ کی سیرت وسنت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے حج کے مسائل سیکھ لو۔ اس لئے ہر اس شخص پر واجب ہے جو بیت اللہ کا حج وعمرہ کے ارادہ سے قصد کرے۔ وہ نبی ﷺ کے حج کے طریقے کو حج کی معتمد کتابوں سے سیکھ لے۔ اور جس مسئلہ میں اشکال ہو اہل علم سے پوچھ لے۔

حجاج کرام! یہ کتاب واضح عبارت اور جدید انداز میں پیش خدمت ہے۔ حج وعمرہ کے احکام، مبسوط انداز سے واضح عبارت اور واضح طریقے سے پیش خدمت ہیں۔ امید کرتے ہوئے کہ اس کو اپنے حج وعمرہ میں رہنما بنائیں۔ اگر آپ پر کوئی چیز مشکل معلوم ہوتی

ہوتو وزارت شئون اسلامیہ سعودی عرب آپ کی ضرورت کو پوری کرنے کیلئے حاضر خدمت ہے۔ بہت سارے مراکز اور کابینہ ہیں جس میں اہل علم آپکی رہنمائی کیلئے موجود ہیں۔ اس آیت کریمہ پر عمل کرتے ہوئے۔

فَسْئَلُوٓا أَهْلَ ٱلذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

علماء کرام سے پوچھ لو اگر تمہیں معلوم نہیں ہے۔

اور آخر میں برادر شیخ طلال بن احمد العقیل کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس رہنما کو عملی جامہ پہنایا۔ اور اللہ تعالی سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالی ان کی کوششوں کو ان کے اعمال نامہ میں درج فرمائے۔ اور حجاج و معتمرین کو دینی مطبوعہ کتب تقسیم کرنے والی کمیٹی کے اراکین ورفقاء کے نیک کام پر اللہ تعالی ان کو ثواب عطا فرمائے۔

میں بیت اللہ شریف کے مہمانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اس قیمتی وقت کو غنیمت جانتے ہوئے ایسا عمل کریں جو اسے (اللہ کو) راضی کردے۔ جس کے آپ مہمان ہیں اور جس کے معظم گھر (بیت اللہ) کی پناہ گاہ میں وارد ہوئے ہیں۔ اور ہر ایسے عمل کو ترک کردیں جو اسے ناراض کرے۔ اس لئے کہ اللہ سبحانہ فرماتا ہے:

وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ

اور جو شخص اس (بیت اللہ شریف) میں ظلم والحاد چاہتا ہے ہم اس کو دردناک عذاب چکھائیں گے۔

میں اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کے حج کو قبول فرمائے۔ اور آپ کی کوشش قابل مشکور ہو۔ اور آپ کی گناہوں کو بخش دے۔ واللہ اعلم

وصلى الله وسلم وبارك على عبده ورسوله إمامنا وقدوتنا وحبيبنا محمد، وعلى آله وأصحابه والتابعين .. والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

وزیر برائے اسلامی امور، اور دعوۃ وارشاد

بیتِ عتیق (پرانا گھر)

الحمد لله رب العالمین والصلاۃ والسلام علی نبینا محمد و علی آلہ و صحبہ وسلم .. اما بعد

یقیناً اللہ کا یہ پرانا گھر..

مسلمانوں کے دلوں کو اپنی طرف کھینچنے والا ہے چاہے وہ دنیا کے کسی بھی کونے میں ہوں..

دل اور پیشانیاں روزانہ پانچ مرتبہ ایک اور اکیلے اللہ کی خاطر خشوع وخضوع کے ساتھ، مطیع وفرمانبردار ہو کر اسی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں..

دنیا کے تمام دور دراز راستوں سے مسلمان خانۂ کعبہ کی طرف وفد در وفد آتے ہیں، مناسکِ حج ادا کرتے ہیں اور کعبہ کا طواف کرتے ہیں، (یہ سلسلہ اس وقت سے جاری ہے) جب سے ابراہیم خلیل اللہ -علیہ السلام- نے اسے اپنے رب کے حکم سے بنایا ہے، کعبہ وہ پہلا گھر ہے جو لوگوں کے لئے بنایا گیا ہے تاکہ لوگ اس میں باطل عقائد اور غلط مفاہیم سے دور رہ کر ہدایت اور بصیرت کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں..

اللہ تعالی نے فرمایا:

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ ﴿٩٦﴾ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ

آل عمران

ترجمہ: ''اللہ تعالی کا پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ (شریف) میں ہے جو تمام دنیا کے لئے برکت وہدایت والا ہے۔ جس میں کھلی کھلی نشانیاں ہیں، مقام ابراہیم ہے، اس میں جو آ جائے امن والا ہو جاتا ہے اللہ تعالی نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے۔ اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ تعالی (اس سے بلکہ) تمام دنیا سے بے پرواہ ہے''۔

اسلام کے ارکان

اے مسلمان بھائی

صحیحین میں نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

- لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دینا
- نماز قائم کرنا
- زکاۃ ادا کرنا
- رمضان کے روزے رکھنا
- اور بیت اللہ کا حج کرنا

حج اسلام کا ایک رکن ہے: اس شخص کا اسلام پورا نہیں ہے جو بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھے اور پھر حج نہ کرے۔

لیکن یہ اللہ کی نعمت ہے کہ حج زندگی میں صرف ایک مرتبہ واجب ہے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ جب حج فرض ہوا تو ایک شخص نے کہا کیا ہر سال اے اللہ کے رسول ﷺ؟ تو آپ نے فرمایا:

(حج ایک مرتبہ ہے، اس سے زیادہ نفل ہے) صحیح حدیث

حج ایک اللہ کے لئے خالص ہونا چاہیے، اور اس میں ریا کاری اور دکھاوا نہ ہو، اس لئے کہ اللہ تعالی نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا ہے:

(میں شرک کرنے والوں کے شرک سے بے نیاز ہوں، جس نے کوئی بھی عمل کیا اور میرے ساتھ کسی غیر کو شریک کیا تو میں اس کو اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں)۔

نیز یہ حج رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق ہونا چاہیے۔

یہاں ہم ان بھائیوں کو وصیت کرتے ہیں جو حج کا ارادہ رکھتے ہیں، کہ وہ حج کا سفر اس وقت تک نہ شروع کریں جب تک کہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ حج نہ سیکھ لیں تاکہ اس کو اسوہ بنا سکیں اور آپ کے اس قول پر عمل کر سکیں کہ:

مجھ سے حج کے مناسک سیکھ لو

سفر کے آداب

☆حج اور عمرہ کرنے والوں پر واجب ہے کہ اپنے حج اور عمرہ میں اللہ کی خوشنودی اور اسکے تقرب کو اپنا مقصد بنائیں؛ دنیوی غرض یا فخر ومباہات سے دور رہیں، القاب یا ریاکار اور دکھاوا سے پرہیز کریں۔

☆مسافر کے لئے مستحب ہے کہ اپنے مال، جائداد، قرض اور لین دین کے بارے میں وصیت لکھے اور امانتوں کو مستحقین کے حوالے کردے یا ان سے اجازت حاصل کرلے اس لئے کہ موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

☆ گناہوں اور نافرمانیوں سے توبہ کرلے، جو گناہ ہو چکے ہیں ان پر شرمندہ ہو اور آئندہ نہ کرنے کا عزم کرلے۔

☆لوگوں کے حقوق لوٹادے مثلاً کسی کا مال لیا ہو، یا کسی کا دل دُکھایا ہو تو اس سے معافی طلب کرلے

☆اپنے حج اور عمرہ کے لئے حلال اور پاک مال کا انتخاب کرے، اس لئے کہ اللہ تعالی پاک ہے اور صرف پاک چیزوں کو قبول کرتا ہے۔

☆تمام گناہوں سے دور رہے؛ اپنی زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ دے، ایسی بھیڑ کرے کہ جس سے حاجیوں کو تکلیف پہنچے، چغلی نہ کرے، غیبت میں نہ پڑے، اپنوں یا غیروں سے لڑائی جھگڑا نہ کرے بلکہ بہترین طریقہ اپنائے، جھوٹ سے پرہیز کرے اور بغیر علم کے کوئی دینی بات نہ کہے۔

سفر کے آداب

☆ حج اور عمرہ کرنے والوں پر ضروری ہے کہ وہ حج اور عمرہ کے احکام سیکھیں اور انہیں اچھی طرح سمجھ لیں۔

☆ تمام واجبات کی پابندی کریں، جن میں سب سے بڑھ کر نماز بروقت اور باجماعت ادا کرنا ہے، اور زیادہ سے زیادہ نیک کام کریں: مثلاً قرآن پڑھیں، ذکر کریں، دعائیں کریں، اپنے قول و فعل سے لوگوں کے ساتھ احسان کریں، ضرورت مندوں کی مدد کریں، مسلمانوں کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں، فقراء کو صدقہ وخیرات دیں، بھلائیوں کا حکم دیں اور برائیوں سے روکیں۔

☆ مسافر کے لئے مستحب ہے کہ وہ نیک اور صالح ہمسفر کا انتخاب کرے۔

☆ اپنے اندر اچھے اخلاق پیدا کرے اور لوگوں کے ساتھ اخلاق حسنہ سے پیش آئے جن میں: صبر، معافی، نرمی، بردباری، کسی پر حکم لگانے جلدی نہ کرنا، انکساری، کرم فرمائی، سخاوت، انصاف، رحم دلی، امانت داری، پرہیزگاری، وفاداری، شرم وحیا، سچائی، نیکی اور احسان کرنا شامل ہے۔

☆ مسافر کے لئے مستحب ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرے جو اللہ تعالیٰ کی اگلوں اور پچھلوں کے لئے وصیت ہے۔

☆ اسی طرح یہ بھی مستحب ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ثابت اذکار اور دعاؤں کی پابندی کرے: جن میں سفر اور سواری پر سوار ہونے کی دعا بھی ہے۔ دیکھئے صفحہ: ۷۵

احرام

احرام حج اور عمرہ کا سب سے پہلا کام ہے۔

احرام کا مطلب یہ ہے کہ: حج یا عمرہ میں داخل ہونے کی نیت کرنا، عمرہ کی نیت سال بھر کسی بھی وقت میں ہو سکتی ہے، اور حج کی نیت حج کے مہینوں میں کرے جو یہ ہیں:

شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن۔

حج یا عمرہ کے ارکان: میقات سے احرام باندھنے کے بعد سے شروع ہوتے ہیں،

پھر جب حج یا عمرہ کا ارادہ کرنے والا خشکی کے راستے سے میقات پر پہنچے تو اس کو چاہیے کہ سب سے پہلے غسل کرلے اگر میسر ہو تو خوشبو استعمال کرلے، اگر غسل نہ کر سکے تو کوئی حرج نہیں ہے، پھر دو صاف ستھرے اور سفید احرام کے کپڑے پہن لے، عورت کیلئے احرام کا کوئی مسنون لباس نہیں ہے، البتہ زینت کا اظہار کئے بغیر اپنے جسم کو ڈھانکنے والا کوئی بھی کپڑا چاہے لال ہو یا پیلا یا ہرا وغیرہ پہن لے۔

پھر یہ کہتے ہوئے حج یا عمرہ کی نیت کرلے:

عمرہ کرنے والا: لَبَّيْكَ عُمْرَةً۔

حج تمتع کرنے والا: لَبَّيْكَ عُمْرَةً مُتَمَتِّعًا بِهَا إِلَى الْحَجِّ۔

حج قران کرنے والا: لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا۔

اور حج افراد کرنے والا لَبَّيْكَ حَجًّا۔

جب وہ تلبیہ کہنا شروع کر دیتا ہے تو اس کی وجہ سے حج یا عمرہ میں داخل ہونے کا اعلان کر دیا۔

اگر وہ بحری یا فضائی راستوں سے آئے تو عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ کپتان میقات کے قریب ہونے کا اعلان کر دیتے ہیں تا کہ حج اور عمرہ کرنے والے حضرات احرام کی تیاری کریں پھر جب میقات کے بالمقابل پہنچ جائیں تو حج یا عمرہ کی نیت کرلیں اور کثرت سے تلبیہ کہتے رہیں۔

اور جب حج یا عمرہ کرنے والا اپنے گھر ہی سے احرام باندھ کر نکلے اور تلبیہ اس وقت شروع کرے جب اسے معلوم ہو جائے کہ کشتی یا ہوائی جہاز میقات کے بالمقابل ہو گیا ہے: تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

تلبیہ بلند آواز سے صرف مرد کہیں گے عورتیں نہیں۔

احرام سے پہلے

آپ کو مندرجہ ذیل کام کرنا مستحب ہے:

☆ ناخن تراشنا، مونچھ کے بال کم کرنا، زیر ناف اور زیر بغل کے بال نکالنا۔

☆ ہو سکے تو غسل کرلے ورنہ کوئی حرج نہیں ہے، غسل مرد اور خواتین حتی کہ حیض اور نفاس والیوں کے حق میں بھی سنت ہے۔

مرد تمام سلے ہوئے کپڑے نکال دے اور احرام کے کپڑے پہن لے۔

احرام کی کوئی خاص نماز نہیں ہے

☆ عورت اپنے چہرے کا برقعہ اور نقاب نکال دے اور اوڑھنی اوڑھ لے تا کہ غیر محرم مردوں سے اپنے چہرے اور سر کو چھپا سکے، اگر کپڑا اس کے چہرے کو لگ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

اور عورت زیادہ ظاہر نہ ہونے والی خوشبو استعمال کر سکتی ہے۔

☆ مذکورہ چیزوں سے فارغ ہونے کے بعد حج کی جس قسم میں چاہے داخل ہونے کی نیت کرلے۔ نیت کے بعد وہ مُحرم ہو جاتا ہے گرچہ وہ زبان سے کچھ بھی نہ کہے اور اگر احرام کی نیت کسی فرض نماز کے بعد کرلے تو یہ بہتر ہے، اور اگر فرض نماز کا وقت نہ ہو اور تحیۃ الوضو کی نیت سے دو رکعت پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ اگر کسی دوسرے کی طرف سے حج یا عمرہ کر رہا ہو تو اسی کی طرف سے نیت کرلے اور اگر نیت کے ساتھ: " لَبَّيْكَ عَنْ فُلَانٍ "(یعنی میں فلاں شخص کی جانب سے عمرہ کے لئے حاضر ہوں) کہے تو کوئی حرج نہیں۔

☆ تلبیہ کے کلمات:

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لَا شَرِيكَ لَكَ

☆ تلبیہ کا وقت:

عمرہ میں احرام باندھنے سے لیکر طواف شروع کرنے تک اور حج میں احرام باندھنے سے لیکر عید کے دن صبح جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک ہے۔

احرام باندھنے کی جگہیں

احرام باندھنے کے لئے نبی کریم ﷺ نے پانچ میقات مقرر کئے ہیں، ہر وہ شخص جو حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتا ہے اس پر واجب ہے کہ ان میقات سے احرام باندھے۔۔

مواقیت: احرام باندھنے کی جگہیں:

ذُوالحُلَیفہ

یہ مدینہ والوں کی اور ان لوگوں کی میقات ہے جو اس راستے سے گزرتے ہیں۔ جس کو آجکل ''ابیار علی'' کہا جاتا ہے، جو مکہ سے ۴۵۰ کیلو میٹر پر واقع ہے۔

جُحفَہ

یہ شام، مغرب، مصر، اور ان لوگوں کی میقات ہے جو اس راستے سے گزرتے ہیں، یہ رابغ شہر سے قریب ہے اور آجکل لوگ رابغ سے احرام باندھتے ہیں، جو مکہ مکرمہ سے ۱۸۳ کیلو میٹر پر واقع ہے۔

قَرنِ مَنازِل

یہ نجد والوں اور ان لوگوں کی میقات ہے جو اس راستے سے گزرتے ہیں، اس کا موجودہ نام ''سَیلِ کَبِیر'' ہے جو مکہ مکرمہ سے ۷۵ کیلو میٹر پر واقع ہے۔

یَلَمْلَم

یہ یمن والوں اور ان لوگوں کی میقات ہے جو اس راستے سے گزرتے ہیں، آجکل لوگ سعدیہ سے احرام باندھتے ہیں، جو مکہ مکرمہ سے ۹۲ کیلو میٹر پر واقع ہے۔

ذاتِ عِرق

یہ عراق اور ان لوگوں کی میقات ہے جو اس راستے سے گزرتے ہیں، جو مکہ مکرمہ سے ۹۴ کیلو میٹر پر واقع ہے۔

لہٰذا جو شخص حج یا عمرہ کے ارادے سے ان میقات پر سے گزرے اس پر واجب ہے کہ یہاں سے احرام باندھے۔۔ اور جو جان بوجھ کر بغیر احرام کے ان جگہوں سے گزر جائے تو اس کو واپس لوٹ کر یہاں سے احرام باندھنا ضروری ہے،

ورنہ مکہ میں ایک بکری ذبح کر کے وہاں کے فقراء میں تقسیم کرنا واجب ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ

یہ ان جگہوں کے لئے میقات ہیں، اور ان لوگوں کے لئے بھی ہیں جو بغرض حج اور عمرہ ان پر سے گزر جائیں۔ (بخاری، مسلم)۔

اہلِ مکہ حج کے لئے مکہ سے ہی احرام باندھیں گے، البتہ عمرہ کے لئے حل یعنی حدودِ حرم کے باہر مثلاً تَنْعِیم سے احرام باندھیں گے۔ اور جن لوگوں کے گھر میقات کے اندر ہیں مثلاً جدہ، مستورہ، بدر، بُحرہ، اُمِ سَلم، شرائع وغیرہ تو یہاں کے باشندے اپنے گھروں سے احرام باندھیں گے۔ اس طرح ان کے گھر ہی ان کے لئے میقات ہیں۔
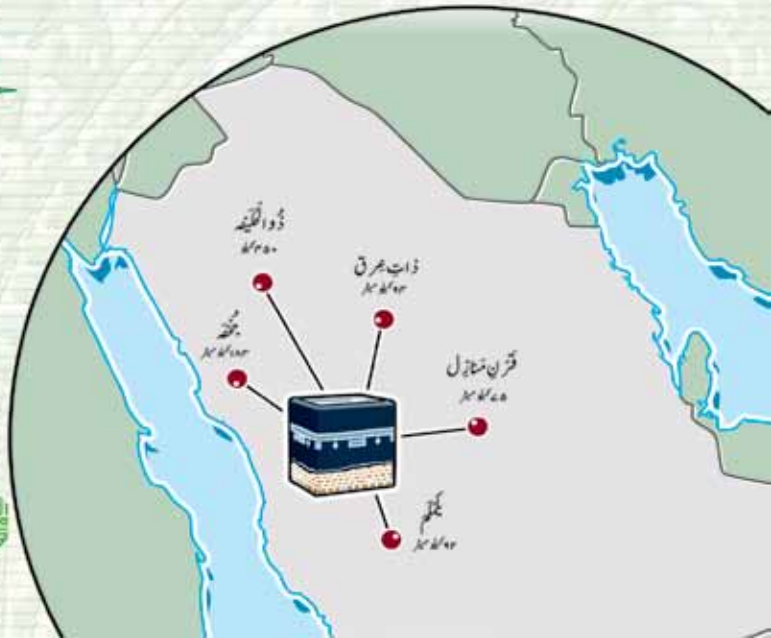
محظوراتِ احرام

میقات سے احرام باندھنے کے بعد حج یا عمرہ کرنے والے پر درج ذیل کام حرام ہو جاتے ہیں:

- بال یا ناخن نکالنا، ہاں اگر بغیر قصد و ارادہ کے گر جائیں، یا بھول کر یا حکم معلوم نہ ہونے کی بنا پر کچھ بال نکال دے، یا ناخن تراش لے، تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

- مُحرم کے لئے جسم یا کپڑے میں خوشبو لگانا جائز نہیں ہے اور اگر احرام باندھنے سے پہلے جسم میں لگائی ہوئی خوشبو کا اثر باقی رہ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے، البتہ کپڑے میں اگر اثر ہے تو اس کو دھونا ضروری ہے۔
- مسلمان مُحْرِم (ہر جگہ) اور غیر مُحْرِم (جب وہ حدودِ حرم میں ہو تو) ہر دونوں کے لئے خشکی کا شکار کرنا، یا شکار کو بھگانا یا اس سلسلے میں تعاون کرنا، سب حرام ہے ۔

- مسلمان چاہے مُحْرِم ہو یا غیر مُحْرِم ہر دونوں حالتوں میں حرم کے جھاڑ اور اس کے ہرے بھرے پودے جو خودرو ہیں ان کو اکھاڑنا حرام ہے، اسی طرح حدود حرم میں شکار کرنا مُحرِم اور غیر مُحرم دونوں کے لئے حرام ہے۔

- مسلمان چاہے مُحْرِم ہو یا غیر مُحْرِم ہر دونوں حالتوں میں حدود حرم میں گری ہوئی کوئی بھی چیز خواہ پیسے ہوں یا سونا چاندی وغیرہ اٹھانا حرام ہے، البتہ لوگوں میں اعلان کرنے کے لئے اٹھا سکتا ہے۔

محظورات احرام

- منگنی کرنا یا عقدِ نکاح کرنا، خواہ اپنے لئے ہو یا دوسروں کے لئے، جماع کرنا، یا عورتوں سے مباشرت کرنا (سب حرام ہیں) عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"مُحرِم نہ خود نکاح کرے اور نہ نکاح کروائے اور نہ منگنی کرے" (مسلم)۔

- عورت حالتِ احرام میں دستانے نہ پہنے، اور اپنے چہرے کو نقاب یا برقعہ سے نہ چھپائے، البتہ اجنبی مرد کی موجودگی میں اپنے چہرے کو اوڑھنی وغیرہ سے چھپانا واجب ہے، جس طرح دیگر حالات میں واجب ہے۔

- مُحرِم کو احرام سے اپنے سر کو ڈھانپنا جائز نہیں ہے اور نہ ایسی چیزوں سے جو سر کو لگ جائیں مثلاً: ٹوپی، شماغ، غترہ، عمامہ، اگر بھول کر یا انجانے میں ڈھانپ لے تو یاد آنے کے بعد یا حکم معلوم ہو جانے کے بعد اس کو نکال دے، اس طرح اس پر کوئی گناہ وغیرہ نہیں ہے۔

- اسی طرح مُحرِم کو پورے بدن پر یا بدن کے کچھ حصہ پر سلا ہوا کپڑا پہننا جائز نہیں ہے، مثلاً: جبہ، قمیص، ٹوپی، پاجامہ، اور موزے پہننا۔ ہاں اگر کھلا کپڑا نہ پائے تو پاجامہ پہننا جائز ہے، اور جو شخص جوتا نہ پائے اس کو موزے پہننا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مُحرِم کے لئے جائز ہے

- گھڑی اور ہیڈ فون پہننا۔

- انگوٹھی اور چپل پہننا۔

- چشمہ، بلٹ، اور کمر بند پہننا۔

- چھتری یا گاڑی کی چھت سے سایہ حاصل کرنا جائز ہے، اسی طرح سر پر سامان یا بستر اٹھانا جائز ہے۔

- زخم پر پٹی باندھنا، سر اور بدن دھونا جائز ہے، اسی طرح احرام کے کپڑے بدلنا، انکو دھونا جائز ہے، اگر سر اور بدن دھوتے وقت بغیر قصد کے کچھ بال

گر جائیں تو کوئی بات نہیں ہے۔

- اگر مُحرِم بھول کر یا انجانے میں اپنے سر کو ڈھانک لے تو یاد آنے پر یا حکم معلوم ہو جانے کے بعد اس کو ہٹانا واجب ہے۔

حج کی تین قسمیں

جو شخص حج کا ارادہ کرے اس پر واجب ہے کہ تین قسموں میں سے کسی ایک کو اختیار کرے

۱ تمتّع — عمرہ، حج اور قربانی

حج کے مہینے یعنی شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں میں عمرہ کا احرام باندھے، اور لَبَّيْكَ عُمْرَةً مُتَمَتِّعًا بِهَا إِلَى الْحَجِّ کہے، طواف اور سعی کرے اور بال نکال کر عمرہ سے فارغ ہو جائے، اس کے بعد اس کے لئے تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔ پھر آٹھویں ذی الحجہ کو اپنی قیام گاہ سے حج کا احرام باندھ کر منٰی جائے اور حج پورا کرے، تمتع کرنے والا ایک بکری قربانی کرے یا اونٹ یا گائے کے ساتویں حصہ میں شریک ہو جائے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو ایامِ حج میں تین روزے اور اپنے گھر لوٹنے کے بعد سات روزے رکھ لے۔

۲ قران — عمرہ، حج اور قربانی

حج اور عمرہ کی نیت ایک ساتھ کرے اور لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَ حَجًّا کہے، جب مکہ پہنچے تو طوافِ قدوم کرے حج اور عمرہ کی سعی کرے اور احرام کی حالت ہی میں رہے حلال نہ ہو، آٹھویں تاریخ کو منٰی جائے پھر عمرہ اور حج کے بقیہ ارکان پورا کرے، البتہ سعی نہ کرے کیونکہ وہ طوافِ قدوم کے ساتھ سعی کر چکا ہے، قران کرنے والا ایک بکری قربانی کرے یا اونٹ یا گائے کے ساتویں میں شریک ہو جائے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو ایامِ حج میں تین روزے اور اپنے گھر لوٹنے کے بعد سات روزے رکھ لے۔

۳ افراد — صرف حج، اس پر قربانی نہیں ہے

صرف حج کی نیت کرے، اور لَبَّيْكَ حَجًّا کہے، جب مکہ پہنچے تو طوافِ قدوم اور حج کی سعی کرے، اور حالتِ احرام میں رہے یہاں تک کہ تمام ارکان مکمل کرلے۔ افراد کرنے والے پر قربانی نہیں ہے اس لئے کہ اس نے صرف حج کیا ہے، عمرہ نہیں کیا۔

جو قربانی کا جانور اپنے ساتھ نہ لائے اس کے حق میں تمتع افضل ہے اور نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو اسی حج کا حکم دیا تھا۔

یوم الترویہ (آٹھویں ذی الحجہ) سے پہلے

افراد کرنے والا	قران کرنے والا	تمتع کرنے والا
"سب کے سب میقات سے احرام باندھیں"		
١ طوافِ قدوم کرے	طوافِ قدوم کرے	طوافِ قدوم کرے
٢ حج کی سعی کرے	حج اور عمرہ کی سعی کرے	عمرہ کی سعی کرے
		اپنے سر کے بال منڈوائے یا کم کرے
یوم النحر تک احرام کی حالت میں رہے اور محظورات احرام سے بچتا رہے۔	یوم النحر تک احرام کی حالت میں رہے اور محظورات احرام سے بچتا رہے۔	احرام سے حلال ہو جائے اور اس کیلئے ہر چیز حلال ہو جاتی ہے حتیٰ کہ عورت بھی
		اور یوم الترویہ کو حج کا احرام باندھ لے۔

١ مفرد کے لئے طوافِ قدوم سنت ہے اگر اس کو چھوڑ دے تو کوئی بات نہیں۔

٢ طوافِ قدوم کرنے کے بعد فوراً منیٰ چلے جائے تو حج کی سعی طوافِ افاضہ کے بعد کر لے۔

جو بچہ سنِ تمیز کو نہ پہنچا ہو: اس کا ولی (سرپرست) اس کی جانب سے نیت کرے اور بچے کے سلے ہوئے کپڑے نکال دے اور اس کی طرف سے تلبیہ کہے اس طرح بچہ بھی محرم ہو جائے گا، وہ بھی انہی چیزوں سے بچتا رہے جن سے بڑا محرم بچتا ہے، اسی طرح وہ بچی جو سنِ تمیز کو نہ پہنچی ہو: اس کا ولی (سرپرست) اس کی جانب سے نیت کرے اور اس کی طرف سے تلبیہ کہے، اس طرح بچی بھی محرم ہو جائے گی، وہ بھی انہی چیزوں سے بچے گی جن سے ایک بڑی محرم عورت بچتی ہے۔ طواف کی حالت میں ان دونوں بچہ بچی کے کپڑے اور بدن پاک وصاف رہنا چاہئے، اس لئے کہ طواف نماز کی طرح ہے، جس میں طہارت شرط ہے۔ اور اگر بچہ اور بچی سنِ تمیز کو پہنچے ہوں تو اپنے ولی کی اجازت سے احرام باندھیں گے۔ اور احرام باندھنے کے وقت بڑے لوگ جو کچھ کرتے ہیں یہ بھی وہی کریں گے مثلاً غسل کرنا، خوشبو لگانا، وغیرہ۔

عمرہ کا طریقہ

قال ﷺ

العمرة إلى العمرة كفارة لما بينهما
والحج المبرور ليس له جزاء إلا الجنة

متفق عليه

عمرہ کا طواف

عمرہ کرنے والا جب مکہ مکرمہ پہنچے:

تو فوراً غسل کرلے پھر مسجد حرام جائے جو اللہ کا پرانا گھر ہے، تاکہ عمرہ کے ارکان ادا کرے اور بغیر غسل کے بھی مسجد حرام جا سکتا ہے،

اور مسجد میں داخل ہوتے وقت اپنا داہنا پیر آگے کرے اور یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ، أَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ وَوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

داخل ہوتا ہوں میں اللہ کے نام سے، درود اور سلام ہو اللہ کے رسول پر، میں پناہ طلب کرتا ہوں عظمت والے اللہ کی اور اس کے کریم چہرے کی اور اس کی قدیم سلطنت کی شیطان مردود سے۔ اے اللہ تو میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اسی طرح تمام مساجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنا مشروع ہے۔

پھر طواف کے لئے کعبہ شریف کی طرف جائے،

مرد آدمی کے لئے سنت یہ ہے کہ عمرہ اور طوافِ قدوم میں اضطباع کرے، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنا داہنا کندھا کھلا رکھے اور کپڑے کے کو داہنے کندھے کے بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیں۔

طواف کا آغاز حجر اسود سے کرے،

اگر حجر اسود تک پہنچ سکتا ہے تو پہنچ کر بوسہ دے، مزاحمت و مدافعت، گالی گلوج اور مار دھاڑ سے لوگوں کو تکلیف نہ دے کیونکہ یہ طریقہ غلط ہے اور اس میں ایذاء رسانی ہے۔ بلکہ اللہ اکبر کہتے ہوئے دور ہی سے حجر اسود کی طرف اشارہ کرنا کافی ہے، اور گزرتے وقت حجر اسود کے سامنے نہ ٹھہرے۔

دوسروں کو دھکا دینا یا انہیں تکلیف پہنچانا جائز نہیں ہے۔

عمرہ کا طواف

اس طرح اپنا طواف جاری رکھے ساتوں چکر میں زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر،

استغفار، دعا یا قرآن کی تلاوت کرتے رہے، مخصوص دعاؤں کے ساتھ

آواز بلند نہ کریں اس لئے کہ اس سے طواف کرنے والوں کو خلل ہوتا ہے۔

رکن یمانی پر پہنچنے کے بعد میسر

ہو تو اپنے ہاتھ سے اس کا استلام کرے (یعنی چھوئے)، اس کو بوسہ نہ دے

اور نہ اس کا مسح کرے، جیسا کہ بعض لوگ بخلاف سنت کرتے ہیں،

اگر رکن یمانی کا استلام نہ کر سکے تو اس کو چاہیے کہ بغیر اشارہ اور بغیر تکبیر

(اللہ اکبر) کہے اپنے طواف کو جاری رکھے۔ سنت یہ ہے کہ رکن یمانی

اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھے:

رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِي ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي ٱلْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ

سورة البقرة

اس طرح سات چکر لگا کر اپنے طواف کو مکمل کرے،

ہر چکر حجر اسود سے شروع کرے اور حجر اسود پر ختم کرے، ابتدائی تین چکر

وں میں رمل کرے یعنی صرف طواف قدوم کے پہلے تین چکر میں کم فاصلے

کے ساتھ قدم اٹھا کر تیز چلے۔

حجرِ اسود

رکن یمانی

حجر (حطیم)

حجرِ اسود

۱

۲

۳

۴

۵

۶

۷

مقامِ ابراہیم

صفا

ہر چکر حجرِ اسود سے شروع ہوتا ہے اور حجرِ اسود پر ختم ہوتا ہے

طواف کے دوران چند ملاحظات

- دورانِ طواف حِجر کے اندر سے گزرنا، اور یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ طواف میں داخل ہے۔
حقیقت یہ ہے کہ حِجر کے اندر سے طواف کرنے سے طواف باطل ہو جاتا ہے۔

اس لئے کہ حِجر کعبہ میں داخل ہے۔

- کعبہ کے تمام کناروں، دیواروں، غلاف، دروازے اور مقام ابراہیم کو چھونا۔ یہ ناجائز ہے، بلکہ بدعت ہے جس کی شریعت میں کوئی بنیاد نہیں ہے، اور نہ ہی نبی کریم ﷺ نے ایسا کیا ہے۔

- دوران طواف عورتوں کو مردوں کی بھیڑ سے بچنا واجب ہے، خاص کر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے پاس۔

اور جب طواف سے فارغ ہو جائے تو درج ذیل کام کرے:

۱ داہنے کندھے کو ڈھانپ لے۔

۲ اگر میسر ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کرے ورنہ مسجد میں کسی بھی جگہ دو رکعت پڑھ لے۔ یہ نماز سنت مؤکدہ ہے۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد:

سُورَةُ الكَافِرُونَ

پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد

سُورَةُ الإخلاص

پڑھے۔ اگر ان کے علاوہ کوئی دوسری سورتیں پڑھے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عمرہ کی سعی

طواف ختم ہو جانے کے بعد:

عمرہ کرنے والا سعی کے سات چکر ادا کرنے کے لئے صفا کی طرف جائے، جب صفا سے قریب ہو جائے تو اس طرح کہے اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ

﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللّٰهِ ﴾

پھر صفا پر چڑھے

اور کعبہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو جائے اور تین بار اللہ اکبر کہے اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ اَنْجَزَ وَعْدَهُ وَ نَصَرَ عَبْدَهُ وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ ۔

یہ دعا تین بار پڑھے

اور ہر ایک کے درمیان جو چاہے زیادہ سے زیادہ دعائیں کرے، اور اگر اسی دعا پر اکتفاء کر لے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے، اپنے دونوں ہاتھوں کو صرف دعا کے وقت اٹھائے، اللہ اکبر کہتے وقت اشارہ نہ کرے،

دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرنا حج اور عمرہ کرنے والوں کی عام غلطیوں میں سے ہے ۔

پھر صفا سے اتر کر مروہ

کی طرف چلتے ہوئے جو میسر ہو اپنے اور اپنے اہل وعیال اور عام مسلمانوں کے لئے دعا کرتے رہے۔ جب ہری لائٹ پر پہنچے تو

تیز دوڑے یہ صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں ،

اور جب دوسری ہری لائٹ پر پہنچے تو عام چال چلے یہاں تک کہ مروہ پہنچ جائے۔

مروہ

جب مروہ پہنچے تو کعبہ کی طرف رخ کرکے وہی دعائیں پڑھے جو صفا پر پڑھ چکا ہے۔

- لیکن آیت نہ پڑھے اور جو چاہے دعائیں کرے پھر مروہ سے اترے اور عام چال چلے جب ہری لائٹ پر پہنچے تو دوسری ہری لائٹ تک تیز دوڑے پھر عام چال چل کر صفا پر چڑھے، اس طرح اپنی سعی کے سات چکر پورے کرے، صفا سے مروہ تک ایک چکر اور مروہ سے صفا تک دوسرا چکر ہوگا۔

- اگر سعی چلتے ہوئے شروع کرے پھر تھکان محسوس کرے یا۔ اللہ نہ کرے۔ کوئی بیماری لاحق ہو جائے اور اپنی سعی کو ویل چیر (کرسی) پر مکمل کرلے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

حیض اور نفاس والی عورت کے لئے جائز ہے کہ..

- طواف کے سوا سعی ادا کرے اس لئے کہ سعی کی جگہ مسجد حرام میں داخل نہیں ہے..

سعی کے دوران ہری لائٹوں کے درمیان عورتوں کا دوڑنا عام غلطیوں میں سے ہے۔

- سعی مکمل کرنے کے بعد عمرہ کرنے والا اپنے سر کے بال منڈوائے یا کٹنگ کرائے، منڈوانا افضل ہے۔ کٹنگ پورے بالوں کی ہونی چاہیے۔
- اور عورت اپنی چوٹی سے انگلی کے ایک پور کے برابر کم کرلے۔

اس طرح عمرہ کے کام ختم ہو جاتے ہیں

اور اب عمرہ کرنے والوں کے لئے وہ تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں جو احرام کی وجہ سے حرام تھیں۔

سعی صفا سے شروع ہوتی ہے اور مروہ پر ختم ہوتی ہے

مروہ

٦ ٤ ٢

١ ٣ ٥ ٧

صفا
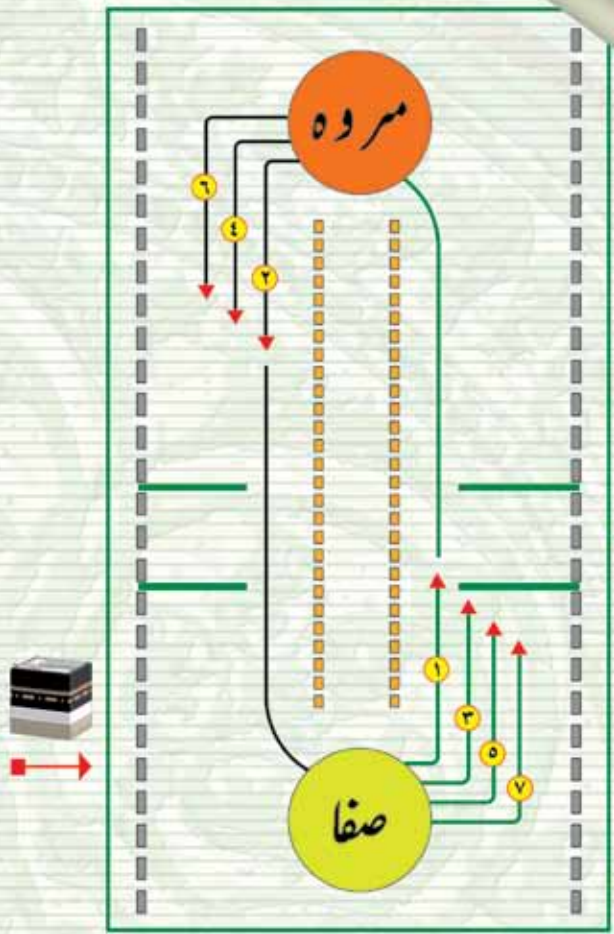
دو ہری لائٹوں کے درمیان تیز چلنا

حج کا طریقہ

ٱلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَٰتٌ

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم:

" من حج فلم یرفث ولم یفسق رجع من ذنوبہ کیوم ولدتہ أمہ "

حدیث صحیح
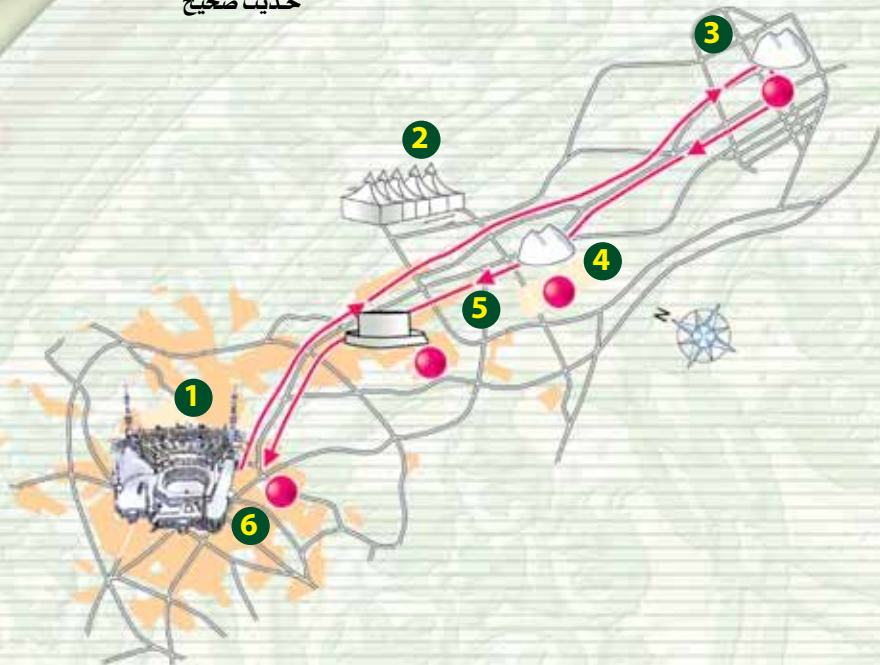
ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ

یوم ترویہ..

حج کے ارکان آٹھویں ذی الحجہ سے شروع ہوتے ہیں،

اس دن کو یوم ترویہ کہا جاتا ہے۔

ظہر سے پہلے

تمتع کرنے والا اس دن چاشت کے وقت احرام باندھے، احرام باندھنے سے قبل وہ تمام کام کرے جو عمرہ کا احرام باندھنے سے پہلے کیا ہے مثلاً غسل کرنا، خوشبو لگانا اور نماز پڑھنا، پھر اپنی قیام گاہ سے احرام باندھے،

البتہ قران اور افراد کرنے والے حاجی اپنے احرام میں باقی رہیں گے۔

ظہر عصر مغرب اور عشاء کی نمازیں

تمتع، قران اور افراد کرنے والے تمام حاجی ظہر سے پہلے منیٰ کی طرف نکلیں، ظہر، عصر، مغرب، اور عشاء کی نمازیں جمع کیے بغیر ان کے اوقات میں چار رکعت والی نمازوں کو قصر کے ساتھ پڑھیں۔ نویں ذی الحجہ کی رات منیٰ ہی میں گزاریں، اور فجر کی نماز بھی وہیں پڑھیں، یوم ترویہ سے پہلے منیٰ پہنچنے والا منیٰ ہی میں ترویہ کے دن چاشت کے وقت حج کا احرام باندھ لے۔

منیٰ میں رات گزارنا

سنت یہ ہے کہ حاجی ترویہ کا دن منیٰ میں گزارے،

نویں ذی الحجہ کو فجر پڑھنے کے بعد سورج طلوع ہونے کا انتظار کرے، پھر سکون وقار کے ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے، ذکر کرتے ہوئے، دعا کرتے ہوئے، قرآن پڑھتے ہوئے، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے، اللہ رب العالمین کی حمد اور اس کا شکر ادا کرتے ہوئے چلتے رہیں..

نویں ذی الحجہ

عرفہ کا دن..

وقوف عرفہ حج کا ایک رکن ہے اس کے بغیر حج صحیح نہیں ہو سکتا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حج عرفہ میں ٹھہرنا ہے

ابوداؤد، ترمذی۔

عرفہ کا دن..

سب سے بہترین دن ہے،

اس دن حاجیوں کے وفود میدان عرفات میں جمع ہوتے ہیں۔ جہاں سورج غروب ہونے تک ٹھہرتے ہیں، اس دن اللہ تعالی بطور فخر ان کا ذکر اپنے فرشتوں سے کرتا ہے۔

صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(اللہ تعالی عرفہ کے دن سے زیادہ کسی اور دن میں اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا، پھر قریب ہو کر بطور فخر تمہارا ذکر فرشتوں سے کرتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے: **ان لوگوں کی خواہش کیا ہے؟..**)۔

ہم اللہ سے اس کا فضل واحسان طلب کرتے ہیں...

نویں ذی الحجہ

عرفہ کا دن..

سنت یہ ہے کہ حاجی اگر میسر ہو تو مقام نمرہ میں اترے ورنہ سیدھے عرفہ کے حدود میں داخل ہو جائے، وہاں بہت سی نشانیاں اور علامتیں ہیں جو عرفہ کے حدود کی نشاندہی کرتی ہیں... عرفہ کا سارا میدان ٹھہرنے کی جگہ ہے، حاجی کو چاہیئے کہ اس عظیم دن میں وقت سے فائدہ اٹھانے کی فکر کرے تلبیہ، ذکر، اور بکثرت استغفار کرے ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ پڑھے، اللہ کی حمد وثناء بیان کرے، خشوع وخضوع کے ساتھ گڑگڑاتے ہوئے اللہ کی طرف متوجہ جائے، اپنے لئے اپنے گھر والوں کے لئے، اپنی اولاد اور دیگر مسلمانوں بھائیوں کے لئے دعائیں کرے۔

ظہر کا وقت ہو جائے تو امام صاحب وعظ ونصیحت پر مشتمل خطبہ دیتے ہیں، پھر ظہر اور عصر کی نماز جمع اور قصر کرتے ہوئے ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ پڑھاتے ہیں۔ رسول اللہ نے بھی ایسا ہی کیا تھا، ان دونوں نمازوں سے پہلے یا درمیان میں یا ان دونوں کے بعد کوئی (سنت یا نفل) نماز نہ پڑھے۔

حاجیوں کو چاہیئے کہ اس مبارک دن میں ایسی غلطیوں سے بچیں جو اس عظیم دن، اور اس با عزت جگہ میں ان کے اجر وثواب کو ضائع کر دیتے ہیں۔

ظہر اور عصر: قصر اور جمع کر کے پڑھنا۔

یومِ عرفہ کی بعض عام غلطیاں

حدودِ عرفہ کے باہر اترنا اور سورج غروب ہونے تک وہیں رہ جانا پھر مزدلفہ لوٹ جانا۔
جس نے ایسا کیا اس کا حج نہیں ہوگا۔

- سورج غروب ہونے سے پہلے ہی عرفہ سے نکل جانا! یہ جائز نہیں ہے اس لئے کہ یہ نبی کریم ﷺ کے عمل کے خلاف ہے۔
- جس نے ایسا کیا اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ سورج غروب ہونے سے پہلے عرفہ لوٹ جائے اگر نہ لوٹے تو اس کو ایک دم (قربانی) دینا ضروری ہو جاتا ہے۔
- جبلِ عرفہ پر چڑھنے کی خاطر بھیڑ لگانا، دھکے دینا، اس کی چوٹی پر پہنچنا، اس کو چھونا اور وہاں نماز پڑھنا، یہ سب بدعتیں ہیں جن کی دین میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔
مزید یہ کہ اس پر چڑھنے سے صحت اور بدن پر بھی مختلف نقصانات مرتب ہوتے ہیں۔
- دعا کے وقت جبلِ عرفہ کی طرف رخ کرنا۔

سنت تو یہ ہے کہ دعا کے وقت قبلہ کی طرف رخ کریں۔

مزدلفہ

نویں ذی الحجہ کو سورج غروب

ہونے کے وقت حجاج کے قافلے -اللہ کی برکت سے- مشعر حرام -مزدلفہ- کی طرف چل پڑتے ہیں، تلبیہ کہتے ہوئے، اللہ کا ذکر کرتے ہوئے، اس کے احسان، اور اس کے فضل و کرم کا شکر ادا کرتے ہوئے کہ اللہ نے انھیں میدان عرفات میں حاضری کی توفیق بخشی ہے، یہاں پہنچنے کے فوری بعد مغرب اور عشاء جمع اور قصر، ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور رات گزارتے ہیں۔

- مزدلفہ پہنچتے ہی بعض حجاج غلطیوں کا ارتکاب کرتے ہیں جن سے متنبہ ہونا چاہیے، مثلاً:
- مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھنے سے پہلے کنکریاں چننا۔
- یہ اعتقاد رکھنا کہ کنکریاں مزدلفہ سے اٹھانا ضروری ہے۔
- جیسا کہ ہم ذکر چکے ہیں: کہ سنت یہ ہے کہ حجاج یہ رات مزدلفہ میں گزاریں، یہاں تک کہ نماز فجر پڑھ لیں،

البتہ خواتین، کمزور لوگ، بچے اور ان سب کے ذمہ دار حضرات آدھی رات کے بعد منیٰ جا سکتے ہیں۔

حاجی جب نماز فجر سے فارغ ہو جائے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ مشعر حرام جو کہ مزدلفہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے، اس کے پاس ٹھہرے، یا مزدلفہ میں کسی بھی جگہ ٹھہر جائے، کثرت سے اللہ کا ذکر کرے، تکبیر کہے، اور جتنا ہو سکے دعائیں کرے، پھر سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے چل پڑے۔

منیٰ جاتے ہوئے راستے میں جمرۂ عقبہ کو مارنے کے لئے سات کنکریاں چن لے، جو چنے کے دانے سے ذرا بڑے ہوں، اور بقیہ دنوں کے لئے منیٰ ہی سے چن لے۔

یہاں سے -اللہ کی برکت میں- تلبیہ کہتے ہوئے خشوع کے ساتھ زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر کرتے ہوئے منیٰ کی جانب چلتا رہے۔

غروب کے وقت

مزدلفہ کی طرف

مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع اور قصر کے ساتھ پڑھنا

مزدلفہ میں رات گزارنا

نماز فجر پڑھنا

ذکر و دعا

کنکریاں چننا

منیٰ کی طرف

اور جب حاجی منی پہنچے

اور جب حاجی منی پہنچے تو جمرۂ عقبہ کی طرف جانے میں جلدی کرے،
جمرۂ عقبہ وہ ہے جو مکہ سے قریب ہے۔

چنانچہ جمرۂ عقبہ پہنچتے ہی تلبیہ بند کردے، پھر درج ذیل کام کرے:

۱

جمرۂ عقبہ کو سات کنکریاں یکے بعد دیگرے مارے،
ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔

۲

اگر اس پر قربانی ضروری ہے تو قربانی کرے،
خود بھی کھائے اور فقراء کو بھی کھلائے۔

۳

اپنے سر کے بال منڈوائے یا کم کرائے، لیکن منڈوانا افضل ہے،
اور عورت اپنے بالوں میں سے انگلی کے ایک پور کے برابر کم کرلے۔

یہ ترتیب افضل ہے

اور اگر کسی کو کسی پر مقدم کردے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ

یہ قربانی کا دن ہے اور بقر عید کا پہلا دن ہے۔۔

مسلمان دنیا کے مشرق اور مغرب میں اور حجاج منیٰ کے میدان میں ایک خاص انداز میں عید الاضحیٰ کا استقبال کرتے ہیں، اس حال میں کہ وہ اللہ کی نعمتوں سے خوش و خرم ہوتے ہیں، اور اللہ کے تقرب کی خاطر اپنے جانوروں کی قربانیاں کرتے ہیں۔

جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد ان الفاظ میں عید کی تکبیر کہتا رہے:

اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ .. اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ.

جمرات کو کنکریاں مارتے وقت بعض حاجیوں سے بہت سی غلطیاں ہوتی ہیں مثلاً:

- بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ شیاطین کو مار رہے ہیں، چنانچہ وہ غصہ میں گالیاں دیتے ہوئے کنکریاں مارتے ہیں، جب کہ جمرات کو کنکریاں مارنے کا مقصد صرف اللہ کے ذکر کو قائم کرنا ہے۔
- بڑی بڑی کنکریاں، یا جوتوں، یا لکڑی کے ٹکڑوں سے جمرات کو مارنا: دین میں غلو ہے جس سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔
- رمی کے لئے جمرات کے پاس بھیڑ لگانا اور جھگڑا کرنا: بڑی غلطی ہے، حاجی پر واجب ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ نرمی برتے اور حوض کے اندر صحیح جگہ پر رمی کرنے کی کوشش کرے خواہ کنکری ستون کو لگے یا نہ لگے۔
- ایک ساتھ تمام کنکریاں مارنا: اس صورت میں یہ سب ایک ہی کنکری شمار ہوگی، حالانکہ مشروع تو یہ ہے کہ کنکریاں یکے بعد دیگرے مارے، اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔

حاجی جب جمرۂ عقبہ کو کنکری مار لے، حلق یا قصر کر لے تو اس کے لئے تحلل اوّل جائز ہو گیا، اب وہ سلے ہوئے کپڑے پہن سکتا ہے۔۔

اور عورت کے سوا احرام کی تمام ممنوع چیزیں اس کے لئے حلال ہو جاتی ہیں۔

تلبیہ بند کرے

جمرۂ عقبہ کو رمی کرے

تکبیرات عید کہتا رہے

قربانی کرے

حلق یا قصر کرے

جمرات کو کنکریاں مارنا

عید کے دن صبح مزدلفہ سے منی پہنچ کر مندرجہ ذیل کام کریں:

جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے میں جلدی کرے، سات کنکریاں مارے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔

ایامِ تشریق کے تینوں دنوں میں۔

جمرۂ صغری، جمرۂ وسطی، اور جمرۂ عقبہ؛ تینوں کو کنکریاں مارے۔

طوافِ افاضہ

طوافِ افاضہ حج کا ایک رکن ہے، اس کے بغیر حج پورا نہیں ہوتا...

حاجی عید کی صبح جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد مکہ جائے اور طوافِ افاضہ کرلے، تمتع کرنے والا سعی بھی کرے، اور حج قران یا حج افراد کرنے والے اگر طوافِ قدوم کے ساتھ سعی نہ کئے ہوں، (تو وہ بھی سعی کرلیں)۔ طوافِ افاضہ کو ایامِ منیٰ کے بعد تک مؤخر کرنا جائز ہے۔

جب حاجی قربانی کے دن طوافِ افاضہ سے فارغ ہوجائے تو اس کے لئے احرام کی تمام ممنوع چیزیں حتیٰ کہ عورت بھی حلال ہوجاتی ہے ۔

طوافِ افاضہ

طوافِ افاضہ حج کا ایک رکن ہے، اس کے بغیر حج پورا نہیں ہوتا...

حاجی عید کی صبح جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد مکہ جائے اور طوافِ افاضہ کرلے، تمتع کرنے والا سعی بھی کرے، اور حج قران یا حج افراد کرنے والے اگر طوافِ قدوم کے ساتھ سعی نہ کئے ہوں، (تو وہ بھی سعی کرلیں)۔ طوافِ افاضہ کو ایامِ منیٰ کے بعد تک مؤخر کرنا جائز ہے۔

جب حاجی قربانی کے دن طوافِ افاضہ سے فارغ ہو جائے تو اس کے لئے احرام کی تمام ممنوع چیزیں حتی کہ عورت بھی حلال ہو جاتی ہے ۔

جمرات کو کنکریاں مارے

- سنت یہ ہے کہ حاجی جمرۂ صغری اور جمرۂ وسطی کو کنکری مارنے کے بعد قبلہ رخ ہوکر دونوں ہاتھ اٹھا کر جو چاہے دعا کرے کسی کو دھکا مارے اور تکلیف دیے بغیر

البتہ جمرۂ کبری کے پاس نہ ٹھہرے اور نہ ہی دعا کرے۔

- اور جو دو دنوں کے بعد جانا چاہے اس پر واجب ہے کہ بارہ تاریخ کو تینوں جمرات کو کنکریاں مارے پھر سورج غروب ہونے سے پہلے ہی منی سے نکل جائے۔ ہاں اگر سورج غروب ہوگیا اور وہ ابھی منی ہی میں ہے تو اس پر ضروری ہے کہ تیرہ تاریخ کی رات بھی منی میں رہے اور دوسرے دن زوال کے بعد رمی کرے.. اب اگر وہ جلدی نکلنے کی تیاری نہیں کیا اور دن نکل جائے تو اس پر منی میں رات گزارنا لازم نہیں ہے۔

طوافِ وداع

حجاج منیٰ سے نکلنے کے بعد طواف وداع کرنے کے لئے مکہ مکرمہ جائیں، حج کے تمام ارکان وواجبات ادا کرنے کے بعد آپ ﷺ کا حکم بجالاتے ہوئے حج کا آخری کام بیت اللہ کا طواف کریں، آپ ﷺ نے فرمایا:

> تم میں سے کوئی اس وقت تک ہرگز کوچ نہ کرے جب تک کہ اس کا آخری عہد بیت اللہ کے ساتھ نہ ہو جائے

متفق علیہ

طواف وداع حج کا وہ آخری واجب ہے،

جس کو وطن لوٹنے سے تھوڑی دیر پہلے ادا کرنا ہر حاجی پر واجب ہے۔

طوافِ وداع صرف حیض اور نفاس والی خواتین کو معاف ہے۔
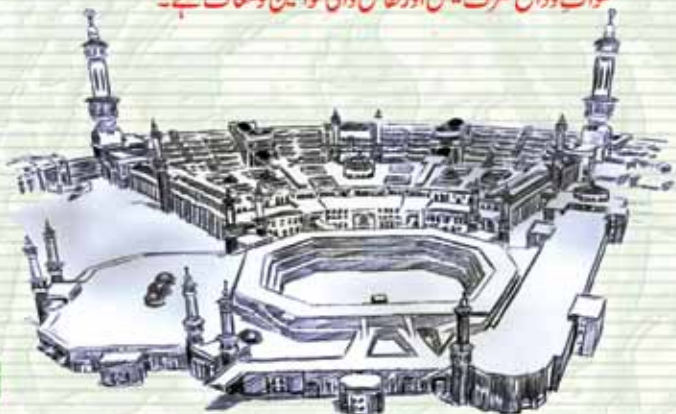
حج کے ارکان: (۴)

۱	احرام باندھنا۔
۲	عرفہ میں ٹھہرنا۔
۳	طواف افاضہ کرنا۔
۴	سعی کرنا۔

جس نے ایک رکن بھی چھوڑ دیا اس کا حج مکمل نہیں ہوگا۔

حج کے واجبات: (۷)

۱	میقات سے احرام باندھنا۔
۲	سورج غروب ہونے تک عرفہ میں ٹھہرنا۔
۳	مزدلفہ میں رات گزارنا۔
۴	ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں گزارنا۔
۵	کنکریاں مارنا،
۶	بال منڈوانا یا کم کرنا۔
۷	طواف وداع کرنا۔

جس نے کوئی ایک واجب بھی چھوڑ دیا تو اس کے بدلے فدیہ (قربانی) دے، جس کو مکہ میں ذبح کرے اور وہاں کے فقراء میں تقسیم کر دے، اور خود نہ کھائے۔

عورتوں کے مخصوص احکام

عورتوں کے مخصوص احکام

مرداور عورت پر حج واجب ہونے کے شروط:

اسلام

عقل

بلوغت

حُریت

استطاعت

عورت کے لئے محرم کا ہونا بھی شرط ہے۔

جو سفرِ حج میں اس کے ساتھ رہے جیسے: شوہر یا وہ شخص جس سے نسب کی بنا پر ابدی حرمت ثابت ہوگئی ہے جیسے باپ، بیٹا، بھائی یا کسی مباح سبب کی بنا پر ابدی حرمت ثابت ہوتی ہو جیسے: رضاعی بھائی، یا عورت کی ماں کا شوہر، یا عورت کے شوہر کا بیٹا۔

اس کی دلیل ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ "کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ ہرگز خلوت میں نہ رہے مگر یہ کہ اس کا مَحرم اس کے ساتھ ہو اور عورت سفر نہ کرے بغیر مَحرم کے ، ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا اے اللہ کے رسول میری بیوی سفرِ حج پر نکل گئی ہے، جبکہ فلاں فلاں غزوہ میں میرا نام لکھ دیا گیا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی نکل جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔ (متفق علیہ)۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے محرم کے ساتھ

(متفق علیہ)۔

اس بارے میں احادیث بہت ہیں جو عورت کو محرم کے بغیر حج اور دوسرے سفر سے روکتی ہیں۔ عورت چونکہ صنف نازک ہے، سفر میں بہت سے حالات اور مصاعب سے دوچار ہو سکتی ہے جن کا مقابلہ مرد ہی کر سکتے ہوں۔ اور فاسق اور بدکاروں کی نذر بھی ہو سکتی ہے، لہذا اس کے ساتھ ایک ایسے محرم کا ہونا ضروری ہے جو اس کی دیکھ ریکھ کر سکے۔

وہ شروط جن کا محرم میں پایا جانا ضروری ہے

عورت کے سفرِ حج میں ساتھ رہنے والے مُحرم میں ان شروط کا پایا جانا ضروری ہے:

مسلمان ہو

عقلمند ہو

بالغ ہو

اگر مُحرم نہیں ہے تو اس پر لازم ہے کہ درج ذیل احکام کی پابندی کرتے ہوئے اپنی جانب سے حج کرنے کے لئے کسی کو اپنا نائب بنائے:

۱۔ اگر نفل حج ہے تو شوہر کی اجازت ضروری ہے اس لئے کہ شوہر کا جو حق عورت پر ہے وہ فوت ہو رہا ہے۔ اور شوہر کو یہ حق ہے کہ وہ اپنی بیوی کو نفل حج کرنے سے منع کردے۔

۲۔ باتفاق علماء عورت حج اور عمرہ میں مرد آدمی کی نیابت کرسکتی ہے۔ اسی طرح ایک عورت دوسری عورت کی نیابت کرسکتی ہے، خواہ وہ اس کی بیٹی ہو یا کسی دوسرے کی۔

۳۔ سفرِ حج میں عورت کو حیض یا نفاس آجائے تو وہ اپنا سفر جاری رکھے اور جیسا کچھ پاک عورتیں کرتی ہیں اسی طرح یہ بھی کرتی رہے البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کرے، اگر یہ حیض یا نفاس اس کو احرام کی نیت سے پہلے آجاتا ہے تو بھی وہ احرام کی نیت کرلے کیونکہ احرام کی نیت کیلئے طہارت شرط نہیں ہے۔

۴۔ احرام باندھنے کے وقت عورت وہی کام کرے جو کام مرد کرتا ہے یعنی غسل کرنا، بال، اور ناخن وغیرہ نکال کر پاک وصاف ہونا۔ اپنے بدن میں ایسا عطر استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، جس میں تیز خوشبو نہ ہو؛ جیسا کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنھا کی ایک حدیث میں ہے کہ وہ فرماتی ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلتے تھے اور احرام کے وقت اپنی پیشانیوں پر مشک کی پٹیاں باندھتے تھے، جب ہم میں سے کوئی پسینہ پسینہ ہوجاتی تو اس کے چہرے پر بہہ جاتا؛ نبی کریم ﷺ اس کو دیکھتے اور ہمیں منع نہیں فرماتے۔ (ابوداؤد)۔

عورتوں کے مخصوص احکام

۵۔ عورت اگر چہرے پر برقعہ اور نقاب ڈالی ہے تو احرام کی نیت کے وقت اس کو نکال دے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

لا تنتقب المرأة: مُحرم عورت چہرے پر نقاب نہ ڈالے۔ (بخاری)۔

اور جب غیر مُحرم مرد اس کی طرف دیکھے تو اپنے چہرے کو نقاب اور برقعہ کے علاوہ اوڑھنی یا کسی اور کپڑے سے چھپالے، اسی طرح ہتھیلیوں کو بھی دستانوں کے علاوہ کسی اور کپڑے سے ڈھانپ لے، اس لئے کہ چہرہ اور ہتھیلیاں پردے میں داخل ہیں جن کو حالت احرام اور دیگر حالات میں بھی اجنبی مردوں سے چھپانا واجب ہے۔

۶۔ حالت احرام میں عورت کے لئے ایسا زنانہ لباس پہننا جائز ہے؛ جس میں زینت نہ ہو، مردوں سے مشابہ نہ ہو، نہ اتنا تنگ ہو کہ اس سے اعضاءِ جسم ظاہر ہونے لگیں، نہ اتنا پتلا ہو کہ جسم نظر آئے، نہ اتنا چھوٹا ہو کہ اس کے پیر اور ہاتھ کھلے رہیں، بلکہ ڈھیلا ڈھالا، موٹا اور کشادہ ہونا چاہیئے۔

اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ مُحرم عورت قمیص، میاکسی، پاجامہ، اوڑھنی، اور موزے پہن سکتی ہے، کسی خاص رنگ کا کپڑا پہننا بھی ضروری نہیں ہے بلکہ جو رنگ بھی عورتوں کے لئے مخصوص ہے جیسے لال یا ہرا یا کالا؛ پہن سکتی ہے، اور اگر اس کا بدیل استعمال کرنا چاہے تو یہ بھی جائز ہے۔ (مغنی ۳/۳۲۸)

۷۔ احرام کی نیت کے بعد عورت کے لئے مسنون ہے کہ صرف اتنی آواز میں تلبیہ پڑھے جتنا اپنے آپ کو سنا آئے، آواز بلند کرنا عورت کے لئے مکروہ ہے کیونکہ اس میں فتنہ کا اندیشہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عورت کے لئے اذان اور اقامت مسنون نہیں ہے اور نماز میں (امام کو) تنبیہ کرنے کے تالی مارنا سنت ہے نہ کہ تسبیح۔ (مغنی ۳/۳۳۰-۳۳۱)

عورتوں کے مخصوص احکام

۸۔ طواف کے دوران عورت کو مکمل پردہ کرنا آواز پست رکھنا، نظریں نیچی کرنا اور مردوں کی بھیڑ سے بچنا واجب ہے خصوصا حجر اسود یا رکن یمانی کے پاس، مطاف کے بالکل کنارے سے طواف کرے، مزاحمت حرام ہے کیونکہ اس میں فتنہ کا اندیشہ ہے، اگر چہ بآسانی ہی کسی کعبہ سے قریب ہونا اور حجر اسود کو بوسہ دینا یہ دونوں سنت ہیں، لہذا ایک سنت کو اپنانے کے لئے کسی حرام کا ارتکاب نہ کرے۔ عورت کے حق میں سنت یہ ہے کہ جب حجر اسود کے مقابل پہنچے تو دوری سے اشارہ کرے۔

۹۔ عورتوں کا طواف اور سعی صرف چلنا ہے اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ عورتوں پر نہ طواف میں رمل (تیز چلنا) ہے اور نہ سعی میں۔ اور ان پر اضطباع (داہنے کندھے کو کھلا رکھنا) بھی نہیں ہے۔ (مغنی ۳۳۴/۲)

۱۰۔ رہی بات ان مناسک حج کی جن کو ایک حائضہ عورت انجام دے سکتی تو وہ یہ ہیں: احرام کی نیت کرنا، عرفہ میں ٹھہرنا، مزدلفہ میں رات گزارنا، اور جمرات کو کنکریاں مارنا، البتہ طواف اس وقت تک نہیں کرے گی جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جائے؛ نبی کریم ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

> "عام حاجی جو جو کام کرتے ہیں تم بھی وہی کام کرتی جاؤ لیکن بیت اللہ کا طواف اس وقت تک نہ کرو جب تک تم پاک نہ ہو جاؤ"۔

(متفق علیہ)

مردوں سے مزاحمت

رمل

اضطباع

تنبیہ...

طواف سے فارغ ہونے کے بعد اگر عورت کو حیض آجائے تو ایسی حالت میں سعی کر سکتی ہے اس لئے کہ سعی کے لئے طہارت کی شرط نہیں ہے۔

عورتوں کے مخصوص احکام

۱۱۔ عورتوں کے لئے چاند غائب ہونے کے بعد ضعیف لوگوں کے ساتھ مزدلفہ سے کوچ کر جانا اور منی پہنچنے کے بعد بھیڑ زیادہ ہونے کے ڈر سے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنا بھی جائز ہے۔

۱۲۔ عورت حج اور عمرہ میں اپنی چوٹی کے کناروں سے انگلی کے پور کے برابر بال کاٹ لے، بال منڈوانا عورت کے لئے جائز نہیں ہے۔

۱۳۔ حائضہ عورت جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے اور چوٹی سے کچھ بال کم کرنے کے بعد حلال ہو جاتی ہے، احرام کی وجہ سے جو چیزیں اس پر حرام تھیں اب وہ حلال ہو گئیں۔ البتہ اپنے شوہر کے لئے طواف افاضہ کے بعد ہی حلال ہوگی، اگر اپنے آپ کو شوہر کے قابو میں دے دی تو اس پر فدیہ واجب ہو جاتا ہے: یعنی مکہ ہی میں ایک بکری ذبح کر کے فقراء حرم کے درمیان تقسیم کرنا ہوگا۔

ضعیف لوگوں کے ساتھ

اپنے بالوں میں سے

۱۴۔ طواف افاضہ کے بعد عورت کو اگر حیض آ جائے تو وہ اپنے وطن سفر کر سکتی ہے اس سے طواف وداع ساقط ہو جاتا ہے، جیسا کہ حدیثِ عائشہ میں ہے کہ وہ فرماتی ہیں: (صفیہ بنت حیی طواف افاضہ کے بعد حائضہ ہو گئیں، رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیں تو آپ نے فرمایا: "کیا وہ ہم کو روک لے گی؟

حائضہ عورت طواف وداع سے ساقط ہو جاتا ہے

تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ وہ (جب منی سے) مکہ آئیں اور طواف افاضہ سے فارغ ہو گئیں تو اس کے بعد حائضہ ہو گئیں، آپ نے فرمایا جب تو وہ نکل جائے" متفق علیہ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ ان کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو البتہ حیض اور نفاس والی عورتوں سے تخفیف کردی گئی ہے۔

(بخاری مسلم)۔

رہنمائے حج اور عمرہ
زیارت مسجد نبوی کا طریقہ
۴۷

زیارت مسجد نبوی کا طریقہ

مدینہ: نبی کریم ﷺ کی ہجرت کی جگہ ہے اور آپ کا ٹھکانہ ہے۔

اس میں مسجد نبوی ہے جو ان تین مسجدوں میں سے ایک ہے جن کی طرف سفر کرنا جائز ہے، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لَاتُشَدُّوا الرِّحَالَ إِلَّا إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ:

(متفق علیہ)۔

ترجمہ: سفر نہ کرو سوائے تین مسجدوں کے: مسجد حرام، میری یہ مسجد، اور مسجد اقصی۔
مسجد نبوی کی زیارت حج کے شروط یا واجبات میں سے نہیں ہے بلکہ اس کا حج سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ اور نہ اس کیلئے احرام ہے۔ البتہ وہ سال بھر کسی بھی وقت مشروع اور مستحب ہے۔ جس کو اللہ توفیق سے بلاد حرمین شریفین تک پہنچنا میسر ہو جائے تو اس کے لئے مسنون ہے کہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کے لئے مدینہ جائے پھر رسول اللہ ﷺ پر سلام پڑھے۔ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب دیگر مساجد میں ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے۔

جبکہ مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

مدینۃ النبی ﷺ (نبی کا شہر)

زیارت کرنے والا جب مسجد نبوی پہنچے تو:

- داخل ہوتے وقت اپنا دایاں پیر آگے کرے اور یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ،
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ سُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ،
اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

- داخل ہوتا ہوں میں اللہ کے نام سے، درود اور سلام ہو اللہ کے رسول پر، میں پناہ طلب کرتا ہوں عظمت والے اللہ کی اور اس کے کریم چہرے کی اور اس کی پرانی سلطنت کی شیطان مردود سے۔ اے اللہ تو میرے لئے اپنے رحمت کے دروازے کھولدے۔

اسی طرح تمام مساجد میں داخل ہوتے کے وقت یہ دعا پڑھنا مشروع ہے۔

- مسجد نبوی میں داخل ہونے کے بعد... سب سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے اگر ریاض الجنۃ میں پڑھے تو بہتر ہے ورنہ مسجد میں کسی بھی جگہ پڑھ سکتے ہیں پھر نبی کریم ﷺ کی قبر کے پاس جائے اور اس کی طرف رخ کر کے پورے ادب واحترام اور پست آواز کے ساتھ اس طرح سلام کرے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَللّٰهُمَّ آتِهِ الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ، اَللّٰهُمَّ اجْزِهِ عَنْ اُمَّتِهِ اَفْضَلَ الْجَزَاءِ۔

سلامتی ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور برکت ہو، اے اللہ تو انہیں وسیلہ اور فضیلت عطا کر اور انہیں اس مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، اے اللہ تو انہیں ان کی امت کی جانب سے سب سے افضل بدلہ عطا فرما۔

زیارت مسجد نبوی کا طریقہ

- پھر دائیں جانب تھوڑا سا آگے بڑھے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قبر کے سامنے ٹھہر کر ان کو بھی سلام کرے اور انکے لئے بھی رحمت ومغفرت اور رضائے الٰہی کی دعا کرے۔
- پھر دائیں جانب تھوڑا سا آگے بڑھے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی قبر کے سامنے ٹھہر کر ان کو بھی سلام کرے اور رحمت ومغفرت اور رضائے الٰہی کی دعا کرے۔

ملاحظہ:

بعض لوگ مسجد نبوی کی زیارت کے وقت بعض غلطیوں کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں جو بدعت ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے اور نہ ہی وہ صحابہ کرام سے ثابت ہیں، وہ غلطیاں یہ ہیں:

- ✗ حجرۂ نبی ﷺ کی کھڑکیوں کو اور مسجد کے کناروں کو چھونا۔
- ✗ دعا کے وقت قبر کی طرف رخ کرنا۔
- ✓ صحیح بات یہ ہے کہ دعا کے وقت قبلہ رخ ہونا چاہیئے۔

مسجد نبوی کی زیارت کرنے والے کے لئے مسنون ہے:

بقیع قبرستان کی زیارت کرنا: جہاں متعدد صحابہ کرام ہیں؛ جن میں تیسرے خلیفہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

شہداء اُحد کی زیارت کرنا: اس میں سید الشہداء حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بھی ہیں، ان شہداء کو سلام کرے اور ان کے لئے وہی دعا کرے جو نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو قبروں کی زیارت کے وقت سکھائی ہے، وہ دعا یہ ہے:

> السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ، نَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ

(مسلم)

ترجمہ: سلامتی ہو تم پر مومن اور مسلم گھرانے والو، ان شاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں، ہم اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ سے عافیت طلب کرتے ہیں۔

یہ بھی مسنون ہے کہ:

مسجد نبوی کی زیارت کرنے والا جب مدینہ میں ہی ہے تو باوضو ہو کر مسجد قباء جائے۔ یہ مسجد اسلام کی سب سے پہلی مسجد ہے اس کی زیارت کرلے، نبی کریم ﷺ اس مسجد کی زیارت کیا کرتے تھے، حدیث سھل بن حنیف میں اس کی طرف ترغیب بھی دلائی ہے فرمایا:

جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے پھر مسجد قباء آئے اور اس میں ایک نماز پڑھے تو اس کا ثواب ایک عمرہ کے ثواب کے برابر ہے۔

مدینہ میں ان کے علاوہ کسی اور مسجد یا جگہ کی زیارت مشروع نہیں ہے،

لہذا مسلمان کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو مشقت میں نہ ڈالے اور جس چیز میں ثواب ہی نہیں ہے اس کی خاطر ادھر اُدھر گھوم پھر کر اپنے اوپر بوجھ نہ لے۔

مسجد نبوی
۵۲

اہم فتاوے

اہم فتاوے

سوال

بعض لوگ ہوائی راستے سے آنے والے حاجی کو جدہ سے احرام باندھنے کا فتوی دیتے ہیں اور بعض دیگر لوگ اس سے منع کرتے ہیں لہذا اس مسئلہ میں صحیح بات کیا ہے ہمیں بتائیں ، اللہ آپ کو جزاء خیر دے۔

جواب

بحری، خشکی اور ہوائی راستوں سے آنے والے تمام حاجیوں کو اسی میقات سے احرام کی نیت کرنا واجب ہے، جس پر سے وہ گزرتے ہیں: خشکی والے اپنے راستے میں پڑنے والی میقات سے، اور بحری اور ہوائی راستوں والے اپنی میقات کے بالمقابل مقام سے۔ اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا وہ قول ہے، جس میں آپ نے مواقیت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ (متفق علیہ)۔

یہ ان جگہوں کے لئے میقات ہیں، اور ان لوگوں کے لئے بھی ہیں جو بغرض حج اور عمرہ ان پر سے گزر جائیں۔ جدہ باہر سے آنے والوں کی میقات نہیں ہے، جدہ تو صرف اہل جدہ کی میقات ہے اور ان لوگوں کی بھی میقات ہے جو حج یا عمرہ کے ارادہ کے بغیر جدہ آئے پھر انہیں حج یا عمرہ کا ارادہ ہوگیا۔

(عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ)

سوال

ایک شخص اپنے لئے حج کی نیت کرلیا پھر اسے خیال ہوا کہ اپنے کسی رشتہ دار کی جانب سے حج کرے تو کیا وہ نیت تبدیل کرسکتا ہے؟ اسی طرح ایک شخص اپنے طرف سے حج کی نیت کرلیا، وہ پہلے بھی حج کرچکا ہے، جب عرفہ پہنچا تو اسے خیال ہوا کہ اپنے کسی رشتہ دار کی جانب سے حج کرے تو کیا اس کو نیت تبدیل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب

ایک شخص جب اپنی طرف سے حج کی نیت کرلیا ہے تو اس کو نیت تبدیل کرنے کا حق نہیں ہے۔ نہ راستے میں نہ عرفہ میں اور نہ ہی کسی دوسری جگہ میں۔ اپنی طرف سے کرنا لازم ہے اس کو تبدیل نہیں کرسکتا نہ اپنے والد کیلئے نہ اپنی ماں کے لئے اور نہ ہی کسی دوسرے کے لئے: اس لئے کہ اللہ کا فرمان ہے:

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ (بقرہ:۱۹۶) اور حج اور عمرہ کو اللہ کیلئے پورا کرو۔

لہذا جب اس نے اپنے لئے نیت کرلیا ہے تو اس پر واجب ہے کہ اپنے لئے ہی اس کو پورا کرے اور جب دوسروں کے لئے نیت کیا ہے تو اس پر واجب ہے کہ دوسروں کے لئے اس کو مکمل کرے، احرام کی نیت کے بعد تبدیلی نہیں کرسکتا، بشرطیکہ وہ پہلے اپنی طرف سے حج کرچکا ہو۔

(عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ)

سوال

بچپن میں میری والدہ کا انتقال ہو گیا، میں ایک قابل اعتماد شخص کو والدہ کی جانب سے حج کرنے کے لئے اجرت دے دیا۔ نیز میرے والد بھی انتقال کر چکے ہیں، میں ان دونوں میں سے کسی کو نہیں پہچانتا۔ میں نے اپنے بعض رشتہ داروں سے سنا ہے کہ اس نے حج کیا ہے۔ اب کیا میں اپنی والدہ کے حج کے لئے کسی دوسرے شخص کو اجرت پر متعین کروں یا مجھے خود ہی ان کی طرف سے حج کرنا ضروری ہے؟ اور کیا میں اپنے باپ کی جانب سے بھی حج کروں جب کہ میں نے سنا ہے کہ انہوں نے حج کیا ہے؟

جواب

ان دونوں کی طرف سے اگر آپ خود حج کریں اور شرعی طریقہ پر اپنے حج مکمل کرنے کی کوشش کریں تو یہ افضل ہے، اور اگر کسی دیندار اور امانت دار شخص کو اجرت دیکر ان کی جانب سے حج کرائیں تو بھی کوئی حرج نہیں ہے، افضل تو یہ ہے کہ آپ خود ان کی جانب سے حج اور عمرہ ادا کریں۔ اس سلسلہ میں جس کو آپ نائب بنائیں ان کو اس بات کی تاکید کرنا مشروع ہے کہ وہ ان دونوں کی جانب سے حج اور عمرہ کریں۔ آپ کا یہ کام والدین کے حق میں نیکی اور احسان شمار ہوگا، اللہ ہماری اور آپ کی جانب سے قبول فرمائے۔

سوال

ایک عورت حج ادا کرلی اور تمام مناسک حج بھی انجام دی لیکن رمی جمار میں اپنی طرف سے دوسروں کو وکیل بنادی کہ وہ اس کی جانب سے کنکریاں ماردے اس لئے کہ اس ساتھ چھوٹا بچہ تھا، واضح رہے کہ اس کا یہ حج فرض تھا، تو اس کا حکم کیا ہے؟

جواب

اس سلسلہ میں اس پر کچھ نہیں ہے، وکیل جب اس کی طرف سے رمی کر دیا ہے تو یہ کافی ہے، اس لئے کہ رمی جمار کے وقت بھیڑ میں عورتوں کے لئے خطرہ ہے، خاص کر جن کے ہمراہ بچہ بھی ہو۔ (عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ)۔

اہم فتاوے

سوال

کیا ایک شخص دوسرے شخص کی وصیت حج کو انجام دے سکتا ہے؟ واضح رہے کہ جس نے وصیت کی ہے وہ زندہ ہے۔

جواب

حج کی وصیت کرنے والا یا حج میں نائب بنانے والا بڑھاپے یا دائمی بیماری کے باعث حج نہیں کرسکتا تو اس کو نائب مقرر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے یہ بات ثابت ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے شکایت کی کہ اس کے باپ نہ حج کرنے پر قادر ہیں اور نہ ہی سواری پر بیٹھ سکتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے باپ کی جانب سے حج کرو اور عمرہ کرو، اسی طرح خثعمیہ نامی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا کہ اے اللہ کے رسول میرے باپ پر حج فرض ہو گیا ہے لیکن وہ حج کرنے پر قادر نہیں ہیں تو آپ نے فرمایا کہ: تم اپنے باپ کی جانب سے حج کرو۔

(عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ)۔

سوال

ایک شخص اپنی جانب سے حج کی وصیت کے بغیر فوت ہو گیا، اگر اس کا بیٹا اس کی جانب سے حج کرلے تو کیا باپ سے فریضۂ حج ساقط ہو جائے گا؟

جواب

میت کا مسلمان بیٹا جو پہلے حج کر چکا ہو، اگر اپنے باپ کی جانب سے حج کرلے تو اس (میت) سے فریضۂ حج ساقط ہو جائے گا اسی طرح بیٹے کے علاوہ کوئی دوسرا مسلمان بھی میت کی جانب سے حج کرسکتا ہے، بشرطیکہ وہ پہلے اپنا حج کر چکا ہو۔ جیسا کہ صحیحین میں ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اے اللہ کے رسول اللہ کا فرض جو بندوں پر ہے میرے بوڑھے باپ پر بھی عائد ہو گیا ہے لیکن وہ نہ حج کرنے پر قادر ہے اور نہ سواری پر بیٹھ سکتا ہے، تو کیا میں اس کی جانب سے حج کرسکتی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تم اس کی جانب سے حج کرسکتی ہیں۔

(عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ)۔

سوال

کیا حاجی حج کی سعی کو طواف افاضہ سے پہلے کرسکتا ہے؟

جواب

حاجی اگر مفرد یا قارن ہے تو اس کے لئے حج کی سعی کو طواف افاضہ سے پہلے کرنا جائز ہے، یہ سعی طواف قدوم کے بعد کرلے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ اور وہ صحابہ کرام جنہوں نے ہدی (قربانی) کے جانور اپنے ساتھ لائے تھے انہوں نے اسی طرح کیا تھا۔ ہاں اگر حاجی متمتع ہے تو اس کو دو سعی کرنا ضروری ہے.. پہلی سعی طواف قدوم کے ساتھ جو عمرہ کی سعی ہے اور دوسری حج کی سعی جس کو طواف افاضہ کے ساتھ کرنا افضل ہے، اس لئے کہ سعی طواف کے بعد ہے، راجح قول کے مطابق اگر طواف سے پہلے سعی کرلیا تو بھی کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ

"میں طواف سے پہلے سعی کرلیا ہوں؟ تو آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

حاجی عید کے دن پانچ کام ترتیب وار ادا کرے:

۱۔ جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنا،

۲۔ قربانی کرنا،

۳۔ بال منڈانا یا کم کرنا،

۴۔ طواف افاضہ کرنا،

۵۔ سعی کرنا۔

افضل تو یہ ہے کہ ان کاموں کو مذکورہ ترتیب کے ساتھ انجام دے۔ اگر ایک کو دوسرے سے پہلے ادا کرلے خصوصاً ضرورت کے وقت تو کوئی حرج نہیں ہے، الحمد للہ یہ اللہ کی رحمت اور اس کی جانب سے آسانی ہے۔

(محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ)۔

اہم فتاوے

سوال

ایک شخص اپنا عمرہ کرلینے کے بعد اپنے والد کے نام سے عمرہ کیا تو اس کا کیا حکم ہے؟ اپنے والد کا عمرہ تنعیم سے کیا ہے، کیا اس کا یہ عمرہ صحیح ہے؟ یا اس کو اصلی میقات سے احرام باندھنا ضروری ہے؟

جواب

جب آپ اپنے عمرہ فارغ ہوکر حلال ہوگئے ہیں اور اپنے والد کی طرف سے عمرہ کرنے کا ارادہ ہے-- جن کا انتقال ہوگیا ہے یا وہ عاجز ہیں-- تو آپ حل مثلا تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھ سکتے ہیں اصلی میقات کی طرف سفر کرنا کوئی ضروری نہیں ہے۔

(علمی بحوث اور فتوی کی دائمی کمیٹی)

سوال

احرام کے وقت زبان سے نیت کرنا کیسا ہے؟

جواب

حج وعمرہ کی نیت کے علاوہ زبان سے نیت کرنا مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے، اس لئے کہ حج اور عمرہ میں رسول اللہ ﷺ سے وارد ہے، رہا نماز اور طواف وغیرہ میں تو ان میں سے کسی میں بھی زبان سے نیت کرنا مناسب نہیں ہے، لہذا یوں نہ کہے: نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ كَذَا وَكَذَا ''میں نیت کرتا ہوں نماز پڑھنے کی وغیرہ'' یا نَوَيْتُ اَنْ اَطُوْفَ كَذَا وَكَذَا 'میں نیت کرتا ہوں طواف کرنے کی وغیرہ'' بلکہ اس طرح زبان سے نیت کرنا بدعت ہے، اور اس کو آواز کہنا اس سے زیادہ برا اور سخت گناہ ہے، اگر زبان سے نیت کرنا جائز ہوتا تو نبی کریم ﷺ امت کو اپنے فعل یا قول سے اس کی وضاحت فرما دیتے اور سلف صالح اس کو اپنا لیتے۔ جب نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ چیز منقول نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ وہ بدعت ہے، آپ ﷺ فرما چکے ہیں کہ:

''سب سے بدترین کام بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے'' (مسلم)

اور فرمایا: ''جو شخص ہمارے اس دین میں وہ چیز ایجاد کرے جو اس میں نہیں ہے تو وہ مردود ہے''

(متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے:

''جو شخص کوئی ایسا کام کرے جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ مردود ہے''۔

(عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ)۔

سوال

مکہ سے وطن واپس ہوتے وقت کیا طواف افاضہ کو طواف وداع کے ساتھ ادا کرنا جائز ہے؟

جواب

اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اگر کوئی رمی جمار اور دیگر کاموں سے فارغ ہو چکا ہے لیکن طواف افاضہ کو مؤخر کر دیا ہے اور جب سفر کا عزم کر لیا تو سفر کے وقت طواف کر لیا۔ ایسی صورت میں طواف افاضہ ہی کافی ہے طواف وداع کی ضرورت نہیں ہے، اور اگر دونوں طواف کر لیا تو یہ خیر در خیر ہے لیکن جب ایک پر اکتفاء کر لیا اور طواف وداع کی بھی نیت کر لی یا دونوں طواف کی ایک ساتھ نیت کر لی تو یہ بھی درست ہے۔

(عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ)۔

سوال

میں جدہ کا باشندہ ہوں سات بار حج کر چکا ہوں لیکن میں طواف وداع نہیں کیا اس لئے کہ بعض لوگوں نے کہا کہ جدہ والوں پر طواف وداع نہیں ہے، مجھے بتائیں کیا میرا حج صحیح ہے یا نہیں؟ اللہ آپ کو جزاء خیر دے۔

جواب

جدہ کے باشندوں پر ضروری ہے کہ حج میں طواف وداع کے بعد ہی اپنے گھر لوٹیں اسی طرح اہل طائف اور انکے ہم حکم لوگ... اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عام ہے جس میں آپ نے حجاج کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

(تم میں کا کوئی ہرگز کوچ نہ کرے یہاں تک کہ اس کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو)۔ (مسلم)۔

اور صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے لوگوں کو

حکم دیا کہ ان کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو البتہ حیض اور نفاس والی عورتوں سے تخفیف کر دی گئی ہے

اور جو شخص اس کو ترک دے اس پر دم واجب ہے جو اونٹ کا ساتواں حصہ یا گائے کا ساتواں حصہ ہے یا ایک مکمل بکری: بھیڑ ہو تو جذع ہو اور بکری ہو تو ایک سال کی ہونا کافی ہے، اس کو مکہ میں ذبح کر کے فقراء حرم میں تقسیم کیا جائے، اس کے ساتھ توبہ و استغفار کرے اور پختہ ارادہ کرے کہ آئندہ ایسا کام نہیں کرے گا۔ (عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ)۔

اہم فتاوے

سوال

ایک شخص بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے ابھی وہ پانچویں چکر ہی میں ہے کہ اقامت ہوگئی اس نے نماز پڑھ لی پھر طواف مکمل کرنے کے لئے کھڑا ہوا تو کیا وہ پانچواں چکر جو ابھی مکمل نہیں ہوا تھا اس کو شمار کر کے جہاں سے طواف رک گیا تھا وہاں سے شروع کرے؟
یا پانچویں چکر کو ملغی کر کے دوبارہ حجر اسود کے پاس سے شروع کرے؟

جواب

صحیح بات یہ ہے کہ اس صورت میں وہ اپنے چکر کو ملغی نہ کرے بلکہ باجماعت نماز کی خاطر جہاں سے طواف رک گیا ہے اس کے بعد سے اس چکر کو مکمل کر لے۔ وباللہ التوفیق
وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔ (علمی بحوث اور فتوی کی دائمی کمیٹی)۔

سوال

ہم آسٹریلیا میں رہتے ہیں اس سال آسٹریلیا کا ایک بڑا وفد فریضۂ حج کی ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہے اور سڈنی سے سفر کرتے ہیں اور یہ ہمارا پہلا ہوائی اڈہ ہے جبکہ اس کے علاوہ: جدہ، ابوظبی اور بحرین بھی ہمارے ہوائی اڈے ہیں، ایسی صورت میں ہماری میقات کہاں ہے؟ کیا ہم سڈنی سے احرام باندھیں یا کسی اور جگہ سے؟ امید کہ جواب سے نوازیں گے، آپ کا شکریہ۔

جواب

سڈنی، ابوظبی، یا بحرین حج اور عمرہ کے لئے میقات نہیں ہیں اور نہ جدہ آپ جیسے لوگوں کے لئے میقات ہے، وہ تو صرف اہل جدہ کی میقات ہے لہذا جب آپ لوگ مکہ آتے ہوئے فضائی راستے میں سب سے پہلے جس میقات پر سے گزریں گے وہیں سے فضا میں آپ کو احرام باندھنا واجب ہے۔
اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا وہ قول ہے جس میں آپ نے مواقیت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ (متفق علیہ)

یہ ان جگہوں کے لئے میقات ہیں، اور ان لوگوں کے لئے بھی ہیں جو بغرض حج اور عمرہ ان پر سے گزر جائیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ لوگ میقات پر گزرنے سے پہلے ایرہوسٹس (ہوائی جہاز کے عملہ) سے پوچھ لیں، جس میقات سے آپ لوگ گزرنے والے ہیں اگر بغیر احرام کے اس پر سے گزر جانے کا اندیشہ ہے تو میقات سے پہلے ہی حج یا عمرہ کی نیت کر لیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ رہا احرام کی تیاری کے لئے پاک وصاف ہونا، غسل کرنا یا احرام کے کپڑے پہننا تو یہ (میقات سے پہلے) کسی بھی جگہ سے جائز ہے۔

(علمی بحوث اور فتوی کی دائمی کمیٹی)۔

سوال

اس شخص کا حکم کیا ہے، جس نے حج قران کیا، لیکن اس نے قربانی نہیں کی، نہ اس کے بدلے (فقراء کو) کھانا کھلایا اور نہ ہی روزے رکھے۔ اب وہ مکہ چھوڑ چکا ہے، حج ختم ہو گیا ہے، بیت اللہ اور مشاعر مقدسہ سے بھی دور ہو چکا ہے؟

جواب

حج قران کی وجہ سے مکہ مکرمہ ہی میں ایک قربانی کرنا اس پر واجب ہے، وہ خود کرے یا کسی قابل اعتماد شخص کو اپنا نائب مقرر کرے، اس قربانی کو فقراء کی درمیان تقسیم کرے اور خود بھی اس میں سے کھا سکتا ہے اور جس کو چاہے ہدیہ بھی دے سکتا ہے، اگر قربانی کرنے سے عاجز آجائے تو دس دن روزے رکھے۔

(علمی بحوث اور فتوی کی دائمی کمیٹی)۔

سوال

ایک حاجی طواف افاضہ اور طواف وداع کے سوا حج کے تمام ارکان اور واجبات کو مکمل کر لیا، لیکن طواف افاضہ حج کے آخری دن یعنی ایام تشریق کے دوسرے دن کر لیا اور طواف وداع نہیں کیا کیونکہ اس کا کہنا تھا کہ اتنا کافی ہے، حالانکہ وہ اہل مکہ میں سے نہیں ہے بلکہ سعودی کے دیگر شہروں کا باشندہ ہے، ایسے شخص کا حکم کیا ہے؟

جواب

جب بات ویسی ہی ہے جیسا ذکر کیا گیا ہے اور اس کا سفر طواف افاضہ کے فوری بعد ہوا تھا تو صرف طواف افاضہ کافی ہے بشرطیکہ وہ رمی جمرات سے پہلے ہی فارغ ہو چکا ہو۔

(علمی بحوث اور فتوی کی دائمی کمیٹی)۔

اہم فتاوے

سوال

میں نے حج افراد کیا اور عرفہ سے پہلے ہی طواف اور سعی سے فارغ ہو گیا، تو کیا طواف افاضہ کے ساتھ مجھ پر پھر طواف اور سعی کرنا لازم ہے؟

جواب

یہ شخص جس نے افراد کیا ہے اور اسی طرح قران کرنے والا؛ مکہ پہنچنے کے بعد طواف اور سعی کر لیتے ہیں اور مفرد یا قارن ہونے کی وجہ سے اپنی اسی نیت پر باقی رہے، حلال نہیں ہوئے تو ان کے لئے پہلی سعی کافی ہے پھر دوسری سعی کرنا لازم نہیں ہے۔ جب عید کے دن یا عید کے بعد طواف افاضہ کر چکا ہے تو یہی کافی ہے بشرطیکہ وہ یوم النحر تک حلال نہ ہوا ہو، یا اس کے پاس ہدی کا جانور ہے تو وہ یوم النحر ہی کو عمرہ اور حج سے ایک ساتھ حلال ہو جائے۔ اور جو سعی اس نے پہلے کی ہے وہی کافی ہے، چاہے اس کے ساتھ ہدی ہو یا نہ ہو، بشرطیکہ وہ عرفہ سے واپس ہونے کے بعد عید کے دن ہی حلال ہوا ہو، اس کو دوبارہ سعی کرنے کی ضرورت نہیں ہے، دوسری سعی تو صرف متمتع پر ہے جو حج کی سعی کہلاتی ہے۔

(علمی بحوث اور فتوی کی دائمی کمیٹی)۔

سوال

اس شخص کا کیا حکم ہے جو مکہ گیا لیکن اسے حج یا عمرہ کا ارادہ نہیں تھا؟

جواب

جو شخص حج یا عمرہ کے ارادے کے بغیر مکہ گیا جیسے تاجر، نوکری کرنے والے پوسٹ مین اور ڈرائیور، وغیرہ جو کام کرنے کی غرض جاتے ہیں تو ان کو احرام کی نیت کرنا ضروری نہیں ہے، الا یہ کہ ان کی خواہش ہو؛ اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا وہ قول ہے جس میں آپ نے مواقیت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ

(متفق علیہ)۔

یہ ان جگہوں کے لئے میقات ہیں، اور ان لوگوں کے لئے بھی ہیں جو حج اور عمرہ کے ارادے سے ان پر سے گزر جائیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ان مواقیت پر سے گزرے اور اس کو حج یا عمرہ کرنے کا ارادہ نہیں ہے تو ان پر احرام لازم نہیں ہے، یہ اللہ کی رحمت اور آسانی ہے اس کے بندوں پر۔

(کتاب التحقیق والایضاح از عبد العزیز بن باز)۔

جواب

متمتع اور قارن جب ہدی (قربانی کے جانور) کی طاقت نہیں رکھتے تو کیا کریں؟

اگر متمتع اور قارن ہدی پر قادر نہیں ہیں تو ان پر واجب ہے کہ ایام حج میں تین دن روزے اور اپنے گھر لوٹنے کے بعد سات روزے رکھ لیں۔ ان کو اختیار ہے کہ تین روزے یوم النحر سے پہلے رکھیں یا ایام تشریق میں رکھ لیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ ۚ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۖ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ ۚ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ۚ فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ ۗ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۗ ذَٰلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ (بقرہ: ۱۹۶)۔

ترجمہ: حج اور عمرے کو اللہ تعالیٰ کے لئے پورا کرو ہاں اگر تم روک لئے جاؤ تو جو قربانی میسر ہو اسے کر ڈالو اور اپنے سر نہ منڈواؤ جب تک کہ قربانی قربان گاہ تک نہ پہنچ جائے البتہ تم میں سے جو بیمار ہو، یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (جس کی وجہ سے سر منڈا لے) تو اس پر فدیہ ہے، خواہ روزے رکھ لے، خواہ صدقہ دے دے، خواہ قربانی کرے پس جب تم امن کی حالت میں ہو جاؤ تو جو شخص عمرے سے لے کر حج تک تمتع کرے، پس اسے جو قربانی میسر ہو اسے کر ڈالے، جسے طاقت ہی نہ ہو وہ تین روزے تو حج کے دنوں میں رکھ لے اور سات واپسی میں، یہ پورے دس ہو گئے۔ یہ حکم ان کے لئے ہے جو مسجد حرام کے رہنے والے نہ ہوں، لوگو! اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔

اور صحیح بخاری میں عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ

(ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں ہے سوائے ان لوگوں کے لئے جو ہدی نہ پائیں)۔

افضل یہ ہے کہ یہ تین روزے عرفہ کے دن سے پہلے رکھ لے تاکہ عرفہ کے دن بغیر روزے سے رہے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ عرفہ میں ٹھہرے تو بغیر روزے سے تھے اور میدان عرفہ میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع بھی فرمایا ہے۔ یہ تین روزے مذکورہ دنوں میں لگاتار یا متفرق طور پر رکھ سکتے ہیں، اسی طرح سات روزے لگاتار رکھنا واجب نہیں ہے، بلکہ لگاتار اور متفرق دونوں طرح جائز ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں پے در پے کی شرط نہیں لگائی ہے۔ فرمایا: ﴿وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ﴾ "اور سات واپسی میں" عاجز کے لئے لوگوں سے مانگنے سے مانگ کر قربانی کرنے کے بجائے افضل ہے کہ روزہ رکھ لے۔ (کتاب التحقیق والایضاح از عبد العزیز بن باز)۔

اہم فتاوے

سوال

جواب

کیا عورت حیض روکنے کے لئے دوائی استعمال کر سکتی ہے؟ تاکہ وہ حج کے ایام میں پاک رہے؟

حج کے وقت عورت کو حیض روکنے کی دوا، استعمال کرنا جائز ہے لیکن یہ کسی اسپشلسٹ ڈاکٹر کے مشورے کے بعد کرے تاکہ عورت کی صحت کی حفاظت ہو، یہی حکم اس وقت بھی ہے جب رمضان میں عام لوگوں کے ساتھ روزہ رکھنا چاہتی ہو۔

(عبد العزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ)۔

سوال

جواب

جو شخص حج کے مہینوں کے علاوہ دیگر ایام میں میقات پہنچے تو اس کا حکم کیا ہے؟

میقات پہنچنے والے کی دو حالتیں ہیں:

(۱) اشہر حج کے علاوہ دیگر مہینوں میں پہنچے مثلا رمضان یا شعبان

وغیرہ تو اس کے حق میں سنت یہ ہے کہ وہ عمرہ کا احرام باندھ لے اپنے دل میں نیت کرے اور زبان سے لَبَّيْكَ عُمْرَةً یا اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ عُمْرَةً کہے بیت اللہ پہنچنے تک کثرت سے تلبیہ کہے بیت اللہ کو دیکھ کر تلبیہ بند کرے اور طواف کے سات چکر لگائے، مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے پھر صفا مروہ کے درمیان سات سعی کرے اسکے بعد اپنے سر کے بال مونڈوائے یا کم کرائے، اس طرح اس کا عمرہ مکمل ہوگیا اور اس کے لئے وہ تمام چیزیں حلال ہوگئیں جو احرام کی وجہ سے حرام تھیں۔

(۲) دوسری حالت یہ ہے کہ اشہر حج یعنی شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ

کے پہلے دس دنوں میں میقات پہنچے تو ایسے شخص کے لئے تین اختیار ہیں ۱۔ صرف حج کرے، ۲۔ صرف عمرہ کرے، ۳۔ عمرہ اور حج دونوں کرے، اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ذیقعدہ میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر جب میقات پہنچے تو اپنے صحابہ کو انہیں تین چیزوں کے درمیان اختیار دیا تھا، اس شخص کے حق میں بھی یہی سنت ہے کہ اگر اس کے ساتھ ہدی نہ ہو تو وہ عمرہ کا احرام باندھ لے، اور عمرہ مکمل کرلے جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ کے قریب پہنچے تو صحابہ کو حکم دیا کہ اپنے حج کی نیت کو عمرہ کی نیت میں تبدیل کرلیں اور انہیں اس کا تاکیدی حکم فرمایا۔

(کتاب الایضاح: عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ)۔

سوال

میری والدہ عمر دراز ہیں، حج کا ارادہ رکھتی ہیں، لیکن اپنے ملک میں ان کا کوئی مَحرم نہیں ہے، اور مَحرم کے اخراجات بھی بہت زیادہ ہیں جوان کو برداشت کرنا پڑتے ہیں، ایسی صورت میں مسئلہ کا حکم کیا ہے؟

جواب

ایسی عورت پر حج نہیں ہے، اس لئے کہ عورت کو مَحرم کے بغیر حج کرنا جائز نہیں ہے، چاہے وہ جوان ہو یا بوڑھی، اگر مَحرم مل جائے تو حج کر لے۔ اور حج کئے بغیر انتقال کر گئی تو اس کی جانب سے اس کے مال سے حج کرنا مناسب ہے، اگر کسی نے بخوشی اپنا مال لگا کر اس کی جانب سے حج کرتا ہے تو یہ اچھا ہے۔

سوال

رمی جمرات کے لئے وکیل بنانا کب جائز ہے؟ کیا کچھ ایسے دن بھی ہیں جن میں وکیل بنانا جائز نہیں ہے؟

جواب

تمام جمرات میں وکیل بنانا جائز ہے، ایسے بیمار کے لئے جو رمی کرنے سے عاجز ہو، اور حامل عورت جسے اپنی ذات پر خوف ہو، اور ایسی دودھ پلانے والی عورت جس کے بچوں کی دیکھ بھالی کرنے والا نہ ہو، اور بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت وغیرہ، جو رمی نہ کر سکتے ہوں، اسی طرح بچے اور بچی کا ولی ان دونوں کی جانب سے رمی کرے، ہر جمرہ کے پاس ایک وقت میں دونوں کی رمی کر لے پہلے اپنی جانب سے کنکریاں مار لے پھر اپنے موکل (جس کی نیابت کر رہا ہے اس) کی جانب سے، لیکن رمی کی ذمہ داری وہی شخص لے جو حج کر رہا ہو، جو شخص حج نہیں کر رہا ہے وہ دوسروں کی جانب سے رمی نہیں کر سکتا، اور نہ اس کا رمی کرنا کافی ہے۔

(عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ)۔

اہم فتاوے

سوال

میں طہارت کے بغیر مثلاً ماہواری میں قرآن کی بعض تفسیریں پڑھتی ہوں تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ اور کیا اس سلسلہ میں مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟

جواب

حیض اور نفاس والی عورتوں کو تفسیر کی کتابیں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ علماء کے دو قول میں سب سے زیادہ صحیح قول یہی ہے کہ مصحف کو چھوئے بغیر آواز بلند قرآن پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، رہا جنبی شخص تو اس کے لئے غسل کئے بغیر قرآن پڑھنا جائز نہیں ہے، البتہ تفسیر کے ضمن میں آنے والی آیات پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ سوائے جنابت کے آپ ﷺ کو کوئی چیز نہیں روکتی تھی۔

سوال

لاعلمی سے میں نے عمرہ کے دوران برقعہ پہن لی تو اس کا کیا کوئی کفارہ ہے؟

جواب

برقعہ یعنی نقاب جب محظورات احرام میں داخل ہے تو اس کے پہننے سے عورت پر فدیہ واجب ہو جاتا ہے: "یا تو قربانی کرے، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، یا تین روزے رکھے" لیکن یہ اس وقت ہے جب اس کو غلطی کا علم ہو اور اس کو یاد دلایا گیا ہو، البتہ جو عورت حکم معلوم نہ ہونے کی وجہ سے یا بھول کر پہن لے تو اس پر کوئی فدیہ نہیں ہے، فدیہ تو صرف عمداً غلطی کرنے والے پر ہے۔

رہنمائے حج اور عمرہ
دعا
وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ
۶۷

دعا

آپ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: خَیْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ یَوْمِ عَرَفَةَ، وَ اَفْضَلُ مَا قُلْتُ اَنَا وَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ قَبْلِیْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

(سب سے بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے، اور سب سے افضل دعا وہ ہے جو میں اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہا ہے یعنی: (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ)

ترجمہ: "نہیں ہے کوئی سچا معبود سوائے اللہ کے وہ تنہا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے"۔

اور نبی کریم ﷺ سے یہ بات بھی صحیح سند سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلمات چار ہیں: (سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ) ۔

ترجمہ: "اللہ کی ذات پاک ہے، اور تمام تعریف اللہ کے لئے ہے، اور اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے، اور اللہ سب سے بڑا ہے"۔ خشوع وخضوع اور حضور قلب کے ساتھ اس ذکر کو بکثرت پڑھنا چاہئے، خصوصا اللہ کی تعریف، اس کی پاکی اور بڑائی سے متعلق اس عظیم دن میں شریعت کے ثابت شدہ اذکار اور دعاؤں کو ہر وقت زیادہ سے زیادہ پڑھتے رہنا چاہئے، جامع ذکر اور دعاؤں کا انتخاب کرلیں، ان میں سے بعض یہ ہیں:

- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ۔
- لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَ لَهُ الْفَضْلُ وَ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ
- الدِّیْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۔
- لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔
- رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ﴾
(مومن: ٦٠)

"اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا) ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا، یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک تمہارا رب باحیا، کریم اور سخی ہے، جب بندہ اس کی طرف اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے تو اس کو اپنے بندے سے حیا آتی ہے کہ ان کو خالی لوٹا دیں"۔ آپ ﷺ کا ایک اور فرمان ہے: "ہر مسلمان جو اللہ سے کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں کوئی گناہ یا قطع رحمی نہیں ہے تو اللہ اس کو تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز سے نوازدیتا ہے: ١۔ یا تو جلدی اس کی دعا قبول کرتا ہے، ٢۔ یا آخرت میں اس کے لئے اس کی دعا کو ذخیرہ بنا کر دیتا ہے، ٣۔ یا پھر اس سے اسی جیسی ایک مصیبت کو ٹال دیتا ہے، لوگوں نے کہا تب تو ہم زیادہ سے زیادہ دعائیں کریں گے، تو آپ نے فرمایا: اللہ بھی تم پر زیادہ کرنے والا ہے"۔

دعا کے بعض آداب

- اخلاص اور للّٰہیت۔
- اللہ کی حمد وثناء بیان کریں پھر نبی کریم ﷺ پر درود پڑھیں پھر اپنے لئے دعا کریں اور دعا کا اختتام بھی اللہ کی حمد وثناء اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھ کر ختم کریں۔
- دعا میں عزیمت اختیار کریں (یعنی اپنی ضرورت کو شک کے الفاظ میں نہیں بلکہ یقین کے الفاظ میں بیان کریں)، اور دعا کی قبولیت پر یقین رکھیں۔
- دعا میں گڑگڑائیں اور قبولیت دعا میں جلدی نہ کریں۔
- دعا میں دل ودماغ کے ساتھ حاضر رہیں۔
- خوش حالی اور بدحالی ہر دونوں حالتوں میں دعا کریں۔
- صرف اور صرف اللہ تعالی سے دعا کریں۔
- اپنے اہل، مال، اولاد اور اپنے آپ کو بددعا نہ کریں۔
- ہلکی آواز میں دعا کریں، نہ اونچی ہو اور نہ بالکل پست بلکہ دونوں کے درمیان۔
- گناہ کا اعتراف کریں اور مغفرت طلب کریں، اللہ کی نعمت کا اعتراف کریں اور اس کا شکر ادا کریں۔
- دعا میں تکلف نہ کریں۔
- دعا کے لئے فارغ ہو جائیں خشوع، لالچ طمع، ڈر اور خوف کے ساتھ دعا کریں۔
- توبہ کے ساتھ ساتھ لوگوں کے حقوق ادا کردیں۔
- دعا تین بار کریں۔
- قبلہ رخ ہو جائیں۔
- دعا میں ہاتھ اٹھائیں۔
- اگر میسر ہو تو دعا سے پہلے وضو کرلیں۔
- دعا کے وقت اللہ کے ساتھ ادب اختیار کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ) دعا عبادت ہے۔

دعا کے بعض آداب

- پہلے اپنے لئے دعا کریں پھر دوسروں کے لئے مثلاً یوں کہے:

اے اللہ مجھے اور فلاں فلاں کو معاف کر دے۔

- دعا میں اللہ کے اسماء حسنیٰ اور اس کی صفات علیا کا وسیلہ اختیار کریں، یا اپنے کسی نیک عمل کے واسطہ سے دعا کریں، یا کسی نیک آدمی سے جو زندہ اور حاضر ہو اس سے دعا کی درخواست کریں۔
- کھانا پینا اور کپڑا حلال کا ہو۔
- گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کریں۔
- دعا کرنے والے کو چاہیئے کہ بھلائی کا حکم دے، برائی سے روکے اور گناہوں سے بچے۔

وہ اوقات جن میں دعا قبول ہوتی ہے

- درمیانی رات میں۔
- ہر نماز کے بعد۔
- اذان اور اقامت کے درمیان۔
- رات کے آخری تہائی حصہ میں۔
- اذان کے وقت۔
- بارش نازل ہوتے وقت۔
- جمعہ کو دن کی آخری گھڑی میں۔
- سچی نیت کے ساتھ زمزم کا پانی پیتے وقت۔
- سجدے میں۔

وہ اوقات جن میں دعا قبول ہوتی ہے

- ایک مسلمان کی دعا دوسرے مسلمان کے لئے۔
- عرفہ کے دن کی دعا۔
- دینی مجلس میں جب لوگ جمع ہو جائیں۔
- اپنے بچے کے لئے باپ کی دعا یا بددعا۔
- مسافر کی دعا۔
- نیک اولاد کی دعا اپنے والدین کے لئے۔
- وضو کے بعد، بشرطیکہ ماثور دعا پڑھی جائے۔
- جمرۂ صغریٰ کو کنکریاں مارنے کے بعد۔
- جمرۂ وسطیٰ کو کنکریاں مارنے کے بعد۔
- کعبہ کے اندر دعا کرنا، اور جو حجر (حطیم) میں نماز پڑھے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھا۔
- صفا پر دعا کرنا۔
- مروہ پر دعا کرنا۔
- مشعر حرام (مزدلفہ) میں دعا کرنا۔

اس میں شک نہیں کہ مومن ہر وقت اور جہاں بھی ہو اپنے رب سے دعا کرتا ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی تو اپنے بندے سے قریب ہے، اس کا فرمان ہے:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ
فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾ (البقرہ)۔

ترجمہ: "جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے، قبول کرتا ہوں اس لئے لوگوں کو بھی چاہیئے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں، یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے"۔

لیکن یہ سارے اوقات، حالات اور اماکن تو مزید اہتمام پر دال ہیں۔

منتخب دعائیں

عرفات، مشعرحرام، اور دیگر دعا کے مقامات پر ذیل کی دعاؤں کو پڑھنا یا جتنا میسر ہو سکے ان کے ذریعہ دعا کرنا مناسب ہوگا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَ اَھْلِیْ وَ مَالِیْ ۔ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَ آمِنْ رَوْعَاتِیْ ، اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَ مِنْ خَلْفِیْ ، وَ عَنْ یَمِیْنِیْ وَ عَنْ شِمَالِیْ وَ مِنْ فَوْقِیْ ، وَ اَعُوْذُ بِعَظَمَتِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ ۔

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَ الْفَقْرِ وَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ، خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُکَ ، وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ ، اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَ الْحَزَنِ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَ الْکَسَلِ ، وَمِنَ الْبُخْلِ وَ الْجُبْنِ ، وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَ قَھْرِ الرِّجَالِ ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ ھٰذَا الْیَوْمِ صَلَاحًا وَ اَوْسَطَہٗ فَلَاحًا وَ آخِرَہٗ نَجَاحًا ، وَ اَسْاَلُکَ خَیْرَیِ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الرِّضٰی بَعْدَ الْقَضَاءِ وَ بَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ لَذَّۃَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ وَ الشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِکَ فِیْ غَیْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّۃٍ وَ لَا فِتْنَۃٍ مُضِلَّۃٍ ، وَ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَعْتَدِیَ اَوْ یُعْتَدٰی عَلَیَّ ، اَوْ اَکْتَسِبَ خَطِیْئَۃً اَوْ ذَنْبًا لَا تَغْفِرُہٗ

دعا عبادت ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ ۔ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَ الْاَخْلَاقِ لَا یَهْدِیْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ .. وَ اصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَهَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ ۔

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیْ ، وَ وَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ ، وَ بَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَ الْغَفْلَةِ وَ الذِّلَّةِ وَ الْمَسْكَنَةِ ، وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَ الْفُسُوْقِ وَ الشِّقَاقِ وَ السُّمْعَةِ وَ الرِّیَاءِ ، وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَ الْبَكَمِ وَ الْجُذَامِ وَ سَیِّءِ الْاَسْقَامِ ۔

اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوَاهَا وَ زَكِّهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَكّٰهَا ، اَنْتَ وَلِیُّهَا وَ مَوْلَاهَا ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ ، وَ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ ، وَ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَهَا ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ ، وَ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ ، وَ تَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ ، وَ فُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ ، وَ جَمِیْعِ سَخَطِكَ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَ التَّرَدِّیْ وَ مِنَ الْغَرَقِ وَ الْحَرَقِ وَ الْهَرَمِ ، وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ طَمَعٍ یَّهْدِیْ طَبَعٍ ۔

منتخب دعائیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَ الْاَعْمَالِ وَ الْاَھْوَاءِ
وَ الْاَدْوَاءِ ، وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَ قَھْرِ الرِّجَالِ ، وَ شَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ ۔

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ ، وَ اَصْلِحْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ ،
وَ اَصْلِحْ لِیْ آخِرَتِیَ الَّتِیْ اِلَیْھَا مَعَادِیْ ، وَ اجْعَلِ الْحَیَاۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ
خَیْرٍ وَ اجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً مِّنْ کُلِّ شَرٍّ ، رَبِّ اَعِنِّیْ وَ لَا تُعِنْ عَلَیَّ وَ انْصُرْنِیْ
وَ لَا تَنْصُرْ عَلَیَّ ، وَ اھْدِنِیْ وَ یَسِّرِ الْھُدٰی لِیْ ۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ ذَکَّارًا لَّکَ ، شَکَّارًا لَّکَ ، مِطْوَاعًا لَّکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ ، اَوَّاھًا مُّنِیْبًا ،
رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ ، وَ اغْسِلْ حَوْبَتِیْ ، وَ اَجِبْ دَعْوَتِیْ ، وَ ثَبِّتْ حُجَّتِیْ ، وَ اھْدِ قَلْبِیْ
وَ سَدِّدْ لِسَانِیْ ، وَ اسْلُلْ سَخِیْمَۃَ صَدْرِیْ ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ ، وَ الْعَزِیْمَۃَ عَلَی الرُّشْدِ ، وَ اَسْاَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ
وَ حُسْنَ عِبَادَتِکَ ، وَ اَسْاَلُکَ قَلْبًا سَلِیْمًا ، وَ لِسَانًا صَادِقًا ، وَ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا
تَعْلَمُ ، وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ ، وَ اَسْتَغْفِرُکَ مِمَّا تَعْلَمُ ، وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ ، وَ قِنِیْ شَرَّ نَفْسِیْ ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَ تَرْکَ
الْمُنْکَرَاتِ ، وَ حُبَّ الْمَسَاکِیْنِ ، وَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَ تَرْحَمَنِیْ ۔ وَ اِذَا اَرَدْتَ فِتْنَۃً ،
فَتَوَفَّنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ حُبَّکَ وَ حُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ ، وَ حُبَّ کُلِّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّکَ ۔
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ الْمَسْاَلَۃِ ، وَ خَیْرَ الدُّعَاءِ ، وَ خَیْرَ النَّجَاحِ ، وَ خَیْرَ
الثَّوَابِ وَ ثَبِّتْنِیْ وَ ثَقِّلْ مَوَازِیْنِیْ ، وَ حَقِّقْ اِیْمَانِیْ ، وَ ارْفَعْ دَرَجَتِیْ ، وَ تَقَبَّلْ
صَلَاتِیْ وَ عِبَادَتِیْ ، وَ اغْفِرْ خَطِیْئَاتِیْ ، وَ اَسْاَلُکَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ ۔

دعا عبادت ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْاَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَ خَوَاتِمَهٗ وَ جَوَامِعَهٗ ، وَ اَوَّلَهٗ وَ آخِرَهٗ ، وَ ظَاهِرَهٗ وَ بَاطِنَهٗ ، وَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِیْ ، وَ تَضَعَ وِزْرِیْ ، وَ تُطَهِّرَ قَلْبِیْ ، وَ تُحَصِّنَ فَرْجِیْ ، وَ تَغْفِرَلِیْ ذَنْبِیْ ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْاَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ فِیْ سَمْعِیْ ، وَ فِیْ بَصَرِیْ ، وَ فِیْ خَلْقِیْ ، وَفِیْ خُلُقِیْ ، وَ فِیْ مَحْيَایَ ، وَ فِیْ عَمَلِیْ ، وَ تَقَبَّلْ حَسَنَاتِیْ ، وَ اَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ ، وَ دَرْكِ الشَّقَاءِ ، وَ سُوْءِ الْقَضَاءِ ، وَ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ ، اَللّٰهُمَّ مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰى دِيْنِكَ ۔ اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ ۔

اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَ لَا تَنْقُصْنَا ، وَ اَكْرِمْنَا وَ لَا تُهِنَّا ، وَ اَعْطِنَا وَ لَا تَحْرِمْنَا ، وَ اٰثِرْنَا وَ لَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا ، اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا ، وَ اَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْيَا وَ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ ۔

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ مَعْصِيَتِكَ ، وَ مِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ ، وَ مِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا ، وَ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَ اَبْصَارِنَا وَ قُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَ اجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا ، وَ اجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا ، وَ انْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا ، وَ لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَ لَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا ، وَ لَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِیْ دِيْنِنَا وَ لَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا بِذُنُوْبِنَا مَنْ لَا يَخَافُكَ وَ لَا يَرْحَمُنَا ۔

منتخب دعائیں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ ، وَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ ،
وَ الْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ ، وَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَ النَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ ، وَ لَا عَيْبًا اِلَّا سَتَرْتَهُ ، وَ لَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ ، وَ لَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهُ وَ لَا حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ هِيَ لَكَ رِضًا وَ لَنَا فِيْهَا صَلَاحٌ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ ، تَهْدِيْ بِهَا قَلْبِيْ ، وَ تَجْمَعُ بِهَا اَمْرِيْ ، وَ تَلُمُّ بِهَا شَعْثِيْ، وَ تَحْفَظُ بِهَا غَائِبِيْ ، وَ تَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِيْ ، وَ تُبَيِّضُ بِهَا وَجْهِيْ ، وَ تُزَكِّيْ بِهَا عَمَلِيْ ، وَ تُلْهِمُنِيْ بِهَا رُشْدِيْ ، وَ تَرُدُّ بِهَا الْفِتَنَ عَنِّيْ ، وَ تَعْصِمُنِيْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْفَوْزَ يَوْمَ الْقَضَاءِ ، وَ عَيْشَ السُّعَدَاءِ ، وَ مَنْزِلَ الشُّهَدَاءِ ، وَ مُرَافَقَةَ الْاَنْبِيَاءِ ، وَ النَّصْرَ عَلَى الْاَعْدَاءِ ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ صِحَّةً فِيْ اِيْمَانٍ ، وَ اِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ ، وَ نَجَاةً يَتْبَعُهُ فَلَاحٌ ، وَ رَحْمَةً مِنْكَ وَ عَافِيَةً مِنْكَ وَ مَغْفِرَةً وَ رِضْوَانًا ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الصِّحَّةَ وَ الْعِفَّةَ ، وَ حُسْنَ الْخُلُقِ وَ الرِّضٰى بِالْقَدَرِ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ ، وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا، اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِيْ ، وَ تَرٰى مَكَانِيْ وَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَ عَلَانِيَتِيْ ، وَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ اَمْرِيْ وَ اَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ ، وَ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ ، وَ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ اِلَيْكَ بِذَنْبِهٖ ، اَسْاَلُكَ مَسْاَلَةَ الْمِسْكِيْنِ ، وَ اَبْتَهِلُ اِلَيْكَ اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَ اَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ ، دُعَاءَ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ، وَ ذَلَّ لَكَ جِسْمُهٗ، وَ رَغِمَ لَكَ اَنْفُهٗ

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ ۔

دعا عبادت ہے

سواری پر سوار ہونے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، سُبْحَانَكَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ، فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔ (ابوداؤد، ترمذی)

سفر کی دعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ،
سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا ، اَلْبِرَّ وَ التَّقْوٰی ، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی ۔ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ
عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا ، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَ الْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ ،
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ ، وَ كَآبَةِ الْمَنْظَرِ ، وَ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَ الْاَهْلِ

اور جب سفر سے واپس لوٹیں تو اوپر کی دعاؤں کے ساتھ یہ دعا بھی پڑھیں:

آئِبُوْنَ ، تَائِبُوْنَ ، عَابِدُوْنَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ۔ (مسلم)۔

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

صفا اور مروہ پر یہ دعا پڑھیں:

آپ ﷺ جب صفا سے قریب ہوئے تو یہ پڑھے: اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ
اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ (میں شروع کرتا ہوں اس سے جس سے اللہ نے شروع کیا ہے)،
پھر آپ ﷺ نے صفا سے آغاز کیا اور اس پر چڑھ گئے یہاں تک کہ کعبہ کو دیکھ لیا تو قبلہ رو ہو گئے، اللہ کی توحید اور بڑائی بیان کی اور یہ دعا پڑھی:

(لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ ، هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ)

پھر عام دعا کرتے، اسطرح تین مرتبہ آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھی اور درمیان میں عام دعا فرمائی۔
اور مروہ پر وہی کام کئے جیسا صفا پر کئے۔

محترم حاجی صاحب

اے دبلے پتلے اونٹوں پر اور تمام دور دراز راستوں سے آنے والو!

آپ کا یہ حق ہے کہ آپ پوری کوشش کریں کہ آپ کا حج شہوانی باتوں، فسق وفجور، لڑائی جھگڑا اور گناہوں سے محفوظ رہے، آپ کا حج اللہ کی کتاب اور اس کے نبی محمد ﷺ کی سنت کے موافق ہو، کامل طریقہ پر ادا ہو، تاکہ آپ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے اجر عظیم، گناہوں کی مغفرت برائی کا کفارہ، درجات کی بلندی، اور جنت پاسکیں، یہی وہ حج مبرور (مقبول حج) ہے جس کا ذکر ایک متفق علیہ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک عمرہ دوسرے عمرے کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے، اور حج مبرور کا بدلہ تو جنت ہی ہے"۔ متفق علیہ

حج مبرور جس کا بدلہ جنت ہے: وہ حج ہے جس میں احکام پورے پورے ادا کئے گئے ہوں، اور بہترین طریقہ پر ادا ہوا ہو، جو گناہوں سے خالی ہو، نیکیوں اور بھلائیوں سے بھرپور ہو، فقہاء کرام کا کہنا ہے کہ حج مبرور: وہ حج ہے جس کی ادائیگی میں اللہ کی نافرمانی نہ کی گئی ہو۔

ہم آپ کی مومن روح کو ابھارتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ مضبوطی سے اللہ کی کتاب کو تھام لیں اور اس کے رسول ﷺ کی اقتداء کریں اور اپنے حاجی بھائیوں کے ساتھ تعامل کرنے میں اپنے اٹھنے بیٹھنے والوں کے لئے ایک قابل اتباع نمونہ ہو جائیں تاکہ آپ کا حج - ان شاء اللہ حج مبرور ہو، آپ کی کوشش قابل قدر ہو، اور آپ اپنے گھر کو اس حالت میں لوٹیں کہ گویا آج ہی آپ کو آپ کی ماں نے جنم دیا ہو، گندگیوں سے پاک، گناہوں سے دور ہو کر..

اور اے حاجی صاحب: جب آپ اپنے وطن کو لوٹیں گے تو۔

جب بھی آپ کا نفس آپ کو اللہ کی نافرمانی پر آمادہ کرے تو آپ اس دن کو یاد کریں جس دن آپ کعبہ کا طواف کر رہے تھے، صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے... یاد کریں اس دن کو جب آپ عرفہ کے میدان میں اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے اللہ کی رحمت، اس کی معافی اور مغفرت کی امید میں تھے

یقیناً یہ چیز آپ کو گناہوں اور برائیوں سے بچنے میں مددگار ثابت ہوگی، ہم آپ تمام کے لئے اللہ سے حج مبرور اور قابل قدر کوشش کی دعا کرتے ہیں، وہ تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔
ہمارے نبی، آپ کے آل، اور آپ کے تمام صحابہ پر اللہ کی رحمت ہو۔

طلال بن احمد العقیل

فہرست